

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 29 مارچ 2004 بمطابق 7 صفر
1425 ہجری صحیح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، سبقت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ه بسم الله الرحمن الرحيم

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْعَرْشِ وَالْآلِ كِرَامٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ سَنَفُوعُ لَكُمْ اَيُّهُ الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

(ترجمہ): جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے۔ اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات بابرکت جو صاحب
جلال و عظمت ہے باقی رہے گی۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ آسمان اور زمین میں
جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون
کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اے دونوں جماعتو! (انس و جن) ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہونے
والے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین صوبائی اسمبلی! جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی ہیں: جناب امیر زادہ خان، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے، جناب انور کمال خان، ایم پی اے، آج سے 31 تاریخ تک کے لئے، جناب ارشد خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب افتخار احمد خان جھگڑا، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب حسین احمد کانبجو صاحب، (وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی) آج کے لئے، جناب میاں نثار گل، ایم پی اے، آج سے تا اختتام اجلاس، جناب آصف اقبال صاحب (وزیر اطلاعات) آج کے لئے، جناب سراج الحق صاحب (سینئر وزیر) آج سے تیس تاریخ تک کے لئے، محترمہ نسرین خٹک، ایم پی اے، آج کے لئے اور جناب عنایت اللہ صاحب (وزیر صحت) آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?
(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب! کہ یو منٹ مو مالہ را کرو جی۔

مولانا امام اللہ حقانی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کوم یو مخکبن پا خیدلے دے؟

جناب کاشف اعظم: ہغہ خو شہ خبرہ نہ دہ جی، مسئلہ زمونہ د دوا پرو یوہ دہ جی۔

جناب سپیکر: خہ پہ خیلو کنب تا سو فیصلہ او کړئ۔

جناب کاشف اعظم: مسئلہ زمونہ د دوا پرو یوہ دہ جی، اجازت دے جی؟

شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب والا!

جناب سپیکر: یہ تو تین ہیں، مطلب یہ ہے کہ ادھر سے آنریبل ایم پی اے صاحبہ بھی کھڑی ہو گئی ہیں تو مجھے تو پتہ نہیں چلا کیونکہ میں تو فائل کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تو آپ تینوں فیصلہ کر لیں کہ کون پہلے کھڑا ہوا تھا۔
جناب کاشف اعظم: میرا خیال ہے، میں جو مسئلہ بیان کرنے والا ہوں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: کاشف اعظم صاحب!

فیسوں میں اضافہ

جناب کاشف اعظم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یو ڈیرہ غتہ مسئلہ زمونر پہ علاقہ کبن راوچتہ شوے دہ، ہغہ دا دہ چہ یونیورسٹی انتظامیے چہ ہغے سرہ گیر چاپیر بنہ بنہ سکولونہ، یعنی پہ دے صوبہ کبن زمونرہ تعلیمی ادارے الحمد للہ بنہ دی خوا سلامیہ کالج غوندے یوہ مشہورہ ادارہ چہ پہ تولہ دنیا کبن مشہورہ دہ او ہغے سرہ د ہغے یو برانچ بہ ورتہ او وایو، اسلامیہ کالجیٹ سکول، زما خیال دے ناستو خلقو چانہ چا خو بہ پکبن سبق وئیے وی، یو مشہورہ ادارہ دہ۔ دغسے UPS یو سکول دے چہ ہغہ ہم د دے صوبے یو ڈیر مشہورہ تعلیمی سکول دے او یونیورسٹی ماڈل سکول زمونر د بچیانو د پارہ دے۔ یونیورسٹی یوہ ظالمانہ فیصلہ دوہ ورخے مخکبن او کرہ چہ د ہغے فیس ئے ماہانہ یونیم زر روپی مقرر کرو یعنی چہ کوم فیس سالانہ درے نیم زرہ روپی و و ہغہ ہغوی زیات کرو او اتلس زرہ روپی کال ئے کرو۔ اوس خو وزیر تعلیم صاحب شتہ ہم نہ، خو زہ ستاسو دا توجہ دے ارخ تہ راگرخوم چہ ہغے کبن زمونرہ د علاقے غریب ترین خلق سبق وائی چہ کوم شے بہ ہغوی تہ پہ سل دوہ سوہ روپی تقریباً میاشت ملاویدو، ہغہ بہ اوس، زما خیال دے یونیم زر، ماتہ پتہ نشتہ خود بیکن ہاؤس فیس بہ ہم یا دغسے چہ کوم لوئے لوئے مشہور پرائیویٹ سکولونہ دی، ہغوی ہم یونیم زر، اتلس سوہ روپی اخیلی نو دغہ ماشومان بہ چرتہ خئی او د ہغوی بہ خہ حال کیبری؟ لہذا ستاسو پہ وساطت سرہ حکومت تہ دا گزارش کوم چہ دے کبن ہغوی دلچسپی و اخیلی او اوس د داخلو ورخے دی، ہغہ بلہ ورخ د پنخم او د تولو امتحانات شوے دی، نن سبا کبن رزلت ووتو والا دے او دیو ایمرجنسی نوعیت مسئلہ دہ، انشاء اللہ دا تول ملگری بہ زما حمایت

کوی چه دا فیسونہ د Revise کرے شی او ہم ہغہ زور دغہ تہ د راوستے شی۔
دیرہ مہربانی۔

مولانا مان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مان اللہ حقانی: خنگہ چہ زمونہ ورور کاشف خبرہ او کرہ، یقیناً داخلے شروع دی او کہ دے کبن خبرہ د تاخیر شکار شی نو بیا ماشومانو تہ بہ د داخلو دیرہ غتہ مسئلہ وی، پر اہلم بہ وی او یقیناً اسلامیہ کالجیت چہ زمونہ پہ یونیورسٹی کبن دے، دے نہ اکثر بیا زمونہ د علاقے ماشومان بہ محروم شی، خصوصاً زما او د کاشف اعظم چہ کوم د حلقے کسان وی نو دا دیرہ قابل غور مسئلہ دہ۔ اتلس سوہ روپی، یونیم زر روپی چہ د میاشتے ماشومانو نہ اخلی نو تاسو پخپلہ سوچ او کروی چہ غریب خلق بہ دا خنگہ برداشت کوی؟ دا یونیورسٹی انتظامیہ والا خپلہ من مانی کوی، فیصلے ئے شروع کری دی نو زہ سپیکر صاحب، تاسو تہ درخواست کوم چہ پہ دغہ مسئلہ باندے پورہ سخت ایکشن واغستلے شی او دا فیسونہ را کم کرے شی۔

جناب سپیکر: جاوید خان مومند صاحب!

جناب جاوید خان مومند: جناب سپیکر صاحب! زہ د کاشف اعظم د خبرے تائید خکہ کوم چہ دا د پینور ضلعے مسئلہ دہ، بلکہ دے کبن د پینور ضلعے ہغہ ماشومان سبق وائی چہ د کومو د والدینو بے شکہ چہ درے زرہ روپی تنخواہ دہ، ہغہ ہم دے کبن سبق وئیلے شی۔ اوس دا چونکہ یونیم زر روپی فیس ورکول د غریب سری د بس نہ وتے دہ نو لہذا دا پہ غریب سری باندے د تعلیم دروازے بندولو یوہ لار دہ۔ لہذا تاسو مہربانی او کروی پہ دے باندے فوری خہ ایکشن واخلی چہ دا بند کرے شی۔

جناب سپیکر: جی۔ رفعت اکبر سواتی صاحب!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Honorable Speaker Sir۔ میں آپ کی تھوڑی سی توجہ اس طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ 18/12/2003 کو میں ایک Adjournment motion لیکر آئی تھی، جس میں میں نے لاء منسٹر کی طرف ایک کيس ریفر کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، اور ان سے میں نے یہ درخواست کی تھی کہ جس خاتون کے بارے میں میں نے درخواست کی تھی، وہ مستہرا پولیس سٹیشن والا کیس ہے تو آپ کے اس August House میں لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا کہ میں اس پر کمیٹی Constitute کروں گا جو اس کو Probe کریگی اور دیکھے گی کہ یہ مسئلہ کیا ہے اور کیسے ہے؟ سر، افسوس کی بات یہ ہے کہ ابھی تک یہ جو سیشن کمیٹی ہے جس کا انہوں نے ذکر کیا تھا، وہ نہیں بنی ہے۔ تو میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ جس طرح سے اس فیملی پر اور اس خاتون پر ظلم ہو رہا ہے، برائے مہربانی پھر ایم پی ایز کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کو Probe کرے اور دیکھے کیونکہ اس طرح سے اگر خواتین پر ظلم ہوتے رہے اور ہاؤس میں یہ کہا جائے کہ ہم کمیٹی Constitute کریں گے اور چھ، چھ مہینے آٹھ، آٹھ مہینے کمیٹی ہی Constitute نہیں ہوتی تو پھر جناب والا، ہم کس طرف رخ کریں؟ آپ ہمیں بتا دیجیے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ دو ایڈووکیٹس معزز ایوان میں اٹھائے گئے ہیں۔ ایک یونورسٹی سے ملحقہ جو سکولز ہیں، ان کی فیسوں میں بے تحاشہ اضافہ اور دوسرا جو محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ نے مستہرا پولیس سٹیشن سے متعلق کسی کے بارے میں، ایک خاتون کے ساتھ زیادتی کے بارے میں جو نکتہ اٹھایا ہے تو منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز، جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔۔۔۔۔ (تالیاں)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): مہربانی، سپیکر صاحب۔ ہمارے کاشف اعظم صاحب اور حقانی صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، یقیناً یہ سکولز ایسے ہی تھے جن جن میں متوسط اور غریب طبقے کے لوگوں کے بیٹے سبق پڑھتے تھے اور ان کی فیسیں بھی مناسب تھیں اور تعلیمی ماحول بھی اچھا تھا لیکن یہ جو فیسیں زیادہ ہو چکی ہیں، Concerned منسٹر صاحب تو یہاں پر آج موجود نہیں ہیں کہ ان کا فیصلہ وہ باقاعدگی سے دے سکیں لیکن ہم ان کی حمایت کریں گے۔ انشاء اللہ جب منسٹر صاحب آئیں گے تو اس پر ہم ملکر ان کے ساتھ بات کریں گے کیونکہ حقانی صاحب تو اپنے حلقے کے متعلق کہہ رہے ہیں لیکن صوبے بھر کے لڑکوں کے لیے یہ تکلیف دہ ہوگی۔

مولانا امام اللہ حقانی: سپیکر صاحب! دے کبھی د منسٹر صاحب د راتلوخہ ضرورت دے؟ دا خو جی دے پخپلہ دا خبرہ Deal کولے شی۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر! یونیورسٹی چہ دہ ہغہ زمونہ پہ علاقہ کین ہم دہ، زمونہہ پیسنور یونیورسٹی دہ۔ زمونہہ مشرانو ورتہ زمکے ورکھے دی او مونہہ دے د پارہ ورتہ نہ دی ورکھے او زہ پہ دے فلور باندے دا وئیلے شم چہ مونہہ دومرہ اختیار او قوت لرو کہ منسٹر صاحب کمزورے وی خوا الحمد للہ نہ زہ کمزورے یمہ او نہ حقانی صاحب کمزورے دے۔ یوازے As a MPA ہم او د خپلے علاقے او د خلیل قوم د یو باشندہ پہ حیثیت زما دومرہ وس شتہ چہ قسم پہ خدائے زہ یونیورسٹی گیت تہ تالے واچوم۔ (تالیاں) دومرہ اختیار او وس زہ لرم، بیا زہ گورم چہ مانہ د دے تپوس شوک کوی؟ بیا بہ زہ گورم چہ ظفر اعظم صاحب ما پسے پولیس راستوی او کہ نہ؟ بیا بہ زہ گورم کنہ دا خو خبرہ نہ دہ کنہ چہ د خیل اختیار نہ دا خلق نہ دی خبر۔۔۔۔۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر!

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: زہ یوہ خبرہ کوم، دے سرہ یوبل شے وړاندے کړئ چہ دا طبقاتی تفاوت پیدا کوی او دا د پاکستان دشمنان دی دوی عام دغہ پہ خائے طبقاتی دغہ شروع کوی۔

جناب سپیکر: جی، مولانا حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر، یقیناً دا ایشو چہ کوم دہ، دا ډیر اہمہ دہ۔ دے نہ بیا مونہہ تہ فضاء خرابیری او مونہہ لہ بار بار خلق راخی او دا فضاء خرابول نہ دی پکار۔ پکار دہ چہ دا ډیر سنجیدہ انداز کین واغستلے شی او دا مسئلہ فوری طور حل کړے شی۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: جناب والا! ضوابط اور قواعد بھی یہی کہہ رہے ہیں، جو کال اٹینشن ہو اس پر کم سے کم

کچھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل، جب کل منسٹر صاحب۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

وزیر قانون: ابھی انہوں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے اور اس مسئلے کا ابھی مجھ سے حل چاہتے ہیں۔ یہ تو میرے خیال میں، باقی رہی کاشف اعظم صاحب کی بات تو کاشف اعظم صاحب! یہ سارے مسئلے افہام و تفہیم سے حل ہوتے ہیں۔ ادھر آپ ایک مسئلہ بنائیں گے تو یہ ہمارے لئے نہیں، آپ کے لئے نہیں، یہ ہمارے ہاؤس کے لئے مسئلہ ہوگا اور میرے خیال میں آپ کی کامیابی اور آپ کے آنے میں اور آپ کو یہاں نمائندگی دینے میں۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب تو کہہ رہے ہیں، یہ حکومت کے لئے مسئلہ ہوگا ہمارے لئے نہیں۔
(توقہ)

وزیر قانون: ایم ایم اے کیلئے، آپ نے سوچا ہوگا کہ خلیل قوم، خلیل تو ہماری اپنی فیملی ہے، وہ بھی ہمارے دوست ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب بشیر احمد بلور: انہوں نے کہا ہے کہ ہاؤس کے لئے مسئلہ ہوگا تو ہاؤس کے لئے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ ہوگا تو غریب آدمی کے لئے، ہم غریب آدمی کی بات کرتے ہیں اور منسٹر صاحب، یہ تو Collective responsibility ہے۔ کیبنٹ تہ پکار دی چہ، او متعلقہ منسٹر ہم راغلو، امید دے چہ ہغہ بہ۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! مونر وایو چہ منسٹر صاحب د صرف مضبوطہ خبرہ کوی، مونر سرہ یو مضبوطہ خبرہ پکار دہ، کمزوری نہ دہ پکار۔

جناب سپیکر: یو کس، منسٹر صاحب تشریف را ورو۔

وزیر قانون: بشیر بلور صاحب کے ساتھ میں اتفاق نہیں کرتا کیونکہ ہماری Collective ذمہ داری اس وقت ہے جب ہمیں نوٹس مل جائے، ہم اس کے لئے تیار کر کے آجائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔

وزیر قانون: اگر رولز میں یہ بات کوئی Quote کر کے بتائے کہ کال ٹینشن کا اسی وقت فیصلہ ہونا چاہیے تو پھر میں۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ بات یہ ہے کہ بعض مسئلے بڑے اہم ہوتے ہیں، جن کے لئے نوٹس دینے دیتے، وہ جو کہتے ہیں ناکہ لوگ تالے لگانے کے لئے تیار ہیں، قتل عام ہونے والا

ہے تو اس کے لئے آپ ٹھہریں گے کہ نوٹس آئے اور اس کے بعد تو دو مہینے لگیں گے۔ یہ تو Immediate مسئلے ہوتے ہیں اور Immediate فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: I am so sorry, میں پیسز سے درخواست کرتا ہوں، ابھی اس نام پر وہ کونسی دوکان بند ہے؟ بتادیں جی، قصہ خوانی میں کونسی دوکان بند ہے؟
جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، وہی کہہ رہے ہیں، ان کے ایم ایم اے کے لوگ ہی کہہ رہے ہیں کہ فساد ہو جائے گا، تالے لگ جائیں گے تو ہم ان کی حمایت کر رہے ہیں کہ ان کے لئے مسئلہ بن جائے گا۔۔۔۔۔
(قطع کلامی)

وزیر قانون: نہیں، ایم ایم اے کے لئے نہیں، ایم ایم اے کے خلاف اگر آپ بات بڑھانا چاہتے ہیں تو وہ علیحدہ بات ہے۔۔۔۔۔
(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آپ دونوں بیٹھ جائیں۔ آپ دونوں بیٹھ جائیں، پلیز۔
وزیر قانون: آپ سینئر ممبر ہیں اور آپ کو یہ معلوم نہیں کہ۔۔۔۔۔ (شور / قطع کلامی)
جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب، بیٹھ جائیں پلیز، منسٹر فار ایجوکیشن۔۔۔۔۔ (شور)
جناب بشیر احمد بلور: یہ مزے کی بات میں نے نہیں کی، پتہ نہیں منسٹر صاحب نے کہاں سے سنی۔ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ حالات خراب ہو رہے ہیں تو جب حالات خراب ہونگے تو ان کے لئے Problem بنے گا۔ میرے کہنے کا مقصد تو یہ نہیں ہے کہ دوکان کو تالے لگے ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحب پتہ نہیں کونسی بات کرتے ہیں؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ مناسب طریقہ نہیں ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ بشیر بلور صاحب، بیٹھ جائیں آپ۔ مختیار علی خان، بیٹھ جائیں۔ پلیز، پلیز۔۔۔۔۔ (شور / قطع کلامی)

مولانا امام اللہ حقانی: دا خننگہ خبر سے دی؟

وزیر قانون: انہوں نے کہا ہے اور۔۔۔۔۔ (شور)

جناب مختیار علی: زہ دا وایم جناب، چہ زمونہ۔۔۔۔۔ (شور / قطع کلامی)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب مختیار علی: جناب سپیکر، منسٹر صاحب د اصل مسئلے نہ توجہ بل طرف تہ واپروی نو۔۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ مولانا حقانی صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔ ایجوکیشن منسٹر صاحب! آپ کے آنے سے قبل انتہائی اہم مسئلہ دو معزز اراکین اسمبلی نے اٹھایا ہے کہ یونیورسٹی سے ملحقہ جتنے بھی سکولز ہیں، انہوں نے یکدم فیس ڈیڑھ ہزار روپے کر دی ہے یعنی فیس بڑھادی ہے۔ تو اس سلسلے میں آپ کو فوری طور پر نوٹس لینا چاہیے اور اس سلسلے میں آپ کیا وضاحت کریں گے؟

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! دے کبں زہ یوہ ورہ خبرہ او کرمہ؟
جناب سپیکر: جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: زمونبرہ منسٹر صاحب خو جی، وائس چانسلر ہم وی د یونیورسٹی نو دے د پارہ دوئی لہ بنہ مضبوط ایکشن اغستل پکار دی چہ دا بار بار اضافہ کیری نو دا ولے؟

جناب سپیکر: جی۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ زہ د یتیمانانو ماشومانویو پروگرام وو، ہغے تہ تلے ووم جی، د تاخیر معذرت کومہ۔ کومہ خبرہ چہ زمونبرہ معزز اراکینو راوچتہ کرے دہ، دے باندے بہ زہ انشاء اللہ نن باقاعدہ نوٹس واخلم۔ چونکہ یونیورسٹی خو Autonomous body او بیا د گورنر د لاندے وی نو چہ د ہغہ خہ طریقہ کار وی، مونبرہ بہ ہغوی سرہ باقاعدہ پہ دے باندے خبرہ او کرواود دے بہ نوٹس واخلو۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: صحیح دہ جی۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ملک ظفر اعظم صاحب! رفعت اکبر سواتی صاحبہ نے جو نکتہ اٹھایا ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: پوائنٹ آف آڈر سر۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ بعد میں۔

وزیر قانون: سر! اکبر سواتی صاحبہ کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے پہلے بھی یہی بات فلور آف دی ہاؤس پر کی تھی جس کے متعلق ہم نے آئی جی پی صاحب کو لکھا کہ اس میں جو زیادتی ہوئی ہے آپ لوگوں کی طرف سے، تو آیا آپ اس کی غیر جانبدار تحقیقات کر رہے ہیں یا نہیں؟ نمبر ایک اور نمبر دو بات میرے خیال میں یہی ہے کہ عدالت میں بھی یہ کیس زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: پھر تو The matter is sub-judice نا، جب کیس عدالت میں چل رہا ہے۔۔۔۔۔
محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، جی سر، بالکل وہ مجھے پتہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو جب آپ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، میں کچھ اور بات اس کے ساتھ Relate کر رہی تھی۔ اگر آپ میری تھوڑی سی گزارش سن لیں۔ اگر ایسی Situation تھی تو اس August House میں Honourable Law Minister نے، جبکہ ان کو پتہ تھا کہ یہ کیس عدالت میں چل رہا ہے، میری اس سفارش پر انہوں نے کہا تھا کہ ایک Committee Constitute ہوگی یا تو اس وقت لاء منسٹر کہہ دیتے کہ یہ نہیں ہو سکتی اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب یہ کیس عدالت میں ہے تو پھر۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر، وہ کیس تو ان پر بنا ہوا ہے، عدالت میں ضرور کیس ہے لیکن وہ اتنے غریب لوگ ہیں، اتنے عاجز اور اتنے مجبور لوگ ہیں کہ اگر اس August House میں ہم یہ بات نہ اٹھائیں تو ہم پولیس کو کیسے باور کرائیں گے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس August House کے بھی کچھ قواعد و ضوابط ہیں، جن کو۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو سر، پولیس کے لوگ ہی پولیس کی انکوٹری کر رہے ہیں، اس کا رزلٹ کیا نکلے گا؟ Already Law کی اتنی High handedness اس صوبے میں ہو رہی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اس کو فروغ ملے اور ظلم ہوتا رہے تو پھر میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو مسئلہ عدالت میں زیر التوا ہو تو۔۔۔۔۔

Mrs. Rifat Akbar Swati: It is sub judice but.....

جناب سپیکر: بس جب آپ مانتی ہیں کہ یہ Sub Judice ہے تو پھر میرے خیال میں اس پر

Discussion کی ضرورت ہی اس ایوان میں مناسب نہیں ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! ان پر پولیس کا ظلم تو ختم کروائیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ پولیس کی زیادتی۔۔۔۔ (مداخلت)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پولیس کا نظم تو ان پر ختم کروائیں نا، خدا کے واسطے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایجنڈے پر بہت اہم انٹیم پولیس آڈر کے بارے میں ہے، تو اس پر آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: شکریہ جی۔ سپیکر صاحب! زما یو کال اٹینشن نوٹس وو جی، ہغہ نن د پارہ ایڈمٹ شوے دے۔

جناب سپیکر: نن د پارہ خو ماسرہ نہ ایڈجرنمنٹ موشن شتہ، نہ راسرہ کال اٹینشن نوٹس شتہ۔

جناب خلیل عباس خان: زہ عرض کومہ جی، د 29 پارہ ایڈمٹ شوے دے، ستاسو د سیکرٹیریٹ دا دے ڈائری نمبر ہم پرے شتہ دے۔ Date ہم پرے شتہ، ڈیپارٹمنٹ ہم پرے شتہ۔ سیشن ہم پرے شتہ، دا مکمل طور باندے جی ایڈمٹ شوے دے، Admitted for 29/03/2004 دا دے دستخط ہم شتہ۔

جناب سپیکر: جی جی، ماسرہ پہ ایجنڈا باندے صرف دوہ آئیتمز دی، Provincial Finance Commission او Police Order۔ اوس۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: بیا خو دے نہ جی Deny کول پکار دی، دا ستاسو د سیکرٹیریٹ مہر پرے نہ دے جی؟

جناب سپیکر: خلیل عباس خان، پہ دے بہ خبرہ او کرو۔ پہ دے بہ خبرہ او کرو جی۔

جناب خلیل عباس خان: زہ عرض کومہ جی چہ دا نن د پارہ ایڈمٹ شوے دے نو چہ دا نہ پیش کیبری نو آخر مونر بہ چرتہ خو؟ دا خو باقاعدہ ستاسو د سیکرٹیریٹ دا دے مہر پرے لگیدلے دے۔

جناب سپیکر: گورہ خلیل عباس خان، ڈیر داسے نوٹسے، مطلب دا دے چہ پاتے دی، تاسو ایجنڈا ور کرے دہ کہ پہ ہغے کبن مونر دغہ شو، دا نن خویمہ ورخ دہ د دے اجلاس۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: د ضابطے مطابق کال اٹینشن نوٹس پیش شوے دے، د نن د پارہ ایڈمٹ شوے دے او مونبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو بیا کہ تہ د ضابطے خبرے کوے نو بیا بہ زہ ہم د ضابطے خبرے کوہ۔

جناب خلیل عباس خان: تھیک شوہ جی، دا خو جی د ضابطے مطابق ایڈمٹ شوے دے، د ضابطے مطابق ایڈمٹ شوے دے۔ زما دغہ نہ راخی، زما دا کال اٹینشن ولے نہ راخی؟

جناب جمشید خان: سپیکر صاحب! پہ دے باندے دوہ منتہ لگی، پریردہ دوئ چہ دا پیش کری۔

جناب سپیکر: گورہ یوہ خبرہ درتہ کوہ چہ دلته کبن وانہ غستلے شی او ایڈمٹ شوے دے خو مطلب دا دے چہ دلته رانہ شی پہ ایجنڈا باندے نو ہغہ مطلب دا چہ ہغہ ایڈمٹ نہ وی۔ دا تھیک دہ ایڈمٹ وی خو۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: نو دا بہ جی کلہ ایڈمٹ کیبری؟

جناب سپیکر: دا بہ واخلو، زہ او تاسو بہ خبرہ او کرو کنہ۔ وا بہ ئے اخلو، پہ مناسب وخت بہ ئے واخلو۔

جناب خلیل عباس خان: گوری جی، چہ وخت پرے تیر شی نو بیا کال اٹینشن نوٹس، دا خو فوری نوعیت یو مسئلہ وی جی، چہ وخت پرے تیر شی نو بیا ئے خہ فائدہ؟ دا خو سبا بہ ئے واخلی جی؟

جناب سپیکر: خبرہ بہ او کرو۔ گورہ داسے چل دے چہ خبرہ بہ او کرو کنہ، خبرہ بہ او کرو۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، دا خو زمونبرہ نو بنار تہ راپینہ یو ڊیرہ، سپیکر صاحب، سبا مہربانی او کری زما دا کال اٹینشن نوٹس دے چہ دا پہ دے ایجنڈا باندے، زہ ریکویسٹ کوہ جی چہ مہربانی بہ او کری دا بہ سبا واخلی چہ مونبرہ تہ موقع ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: زہ درتہ دا وایمہ چہ بہ کینو پہ چیمبر کبن، فیصلہ بہ او کرو کنہ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، دا ایجنڈا مونرہ تہ ہغہ بلہ ورخ تقسیم شوے وہ د 29 تاریخ د پارہ، 29 تاریخ د پارہ ئے راکرے دہ نو دے کبن تحاریک استحقاق، التواء، توجہ دلاؤ دا تول پکبن شتہ۔
جناب سپیکر: او شتہ پکبن۔

جناب پیر محمد خان: نو مونرہ تہ خو دلته کبن دا نہ دی راغلی پہ دغہ باندے۔ Questions Hour خو خیر ہغہ تاسو مخکبن نہ Suspend کرے دے۔ دا خو پکار دا دہ، خکہ چہ مونرہ تحاریک استحقاق ورکری دی او د خلیل خان۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: گورہ کہ پہ دے Technicalities کبن او پہ دے رولز ریگولیشن کبن خئی نو ریکوزیشن اجلاس دے، بیا پکبن ڊیر خہ وئیلے کیری خو چونکہ د افہام و تفہیم یو فضا دہ، کوم انتہمز چہ تاسو پہ ایجنڈا باندے ایبنودی دی، توجہ دلاؤ نوٹس یا تحاریک التواء، ہغہ هر وخت مونرہ اخلو او مطلب دا دے چہ کلہ موقع وی نو اخلو بہ خو لہر دے ایجنڈے طرف تہ راشی۔ پہ پراونشل فنانس کمیشن باندے Discussion شروع شوے دے، چہ ہغہ ایجنڈے تہ راشو پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: تحاریک استحقاق و التواء، دا خیزونہ پکبن نشتہ دا خود خلیل عباس خان خبرہ، دا خو۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور، Provincial Finance Commission۔۔۔۔۔
جناب پیر محمد خان: نہ ایجنڈا بیا تقسیموی خنگہ چہ تاسو پہ ہغے باندے، پخپلہ سیکرٹیریٹ پرے عمل نہ کوی۔

صوبائی مالیاتی کمیشن پر بحث

جناب سپیکر: مسٹر بشیر احمد بلور صاحب! پراونشل فنانس کمیشن۔

Mr. Pir Muhammad Khan: I am very sorry.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زہ ڊیر زیات مشکور یمہ چہ پہ دے اہم مسئلہ باندے تاسو حکم اوکرو ماتہ۔ سپیکر صاحب! دا Provincial Finance Commission، ستاسو علم کبن دی چہ د National Finance

Commission بارہ کبِن نِن پہ کوئتہ کبِن اجلاس دے او دا August House د دے گواہی بہ ورکوی، تاسو تہ چہ کلہ د نیشنل فنانس کمیشن خبرہ شوے دہ نو مونر۔ Collectively حکومت سرہ مرستہ کرے دہ او کوشش مو دا کرے دے چہ مرکز نہ زیات نہ پیسے واخلو چہ زمونر دا صوبہ، خیرات نہ غوارو خو خپل حق غوارو، دغہ شانتے دا پراونشل فنانس کمیشن زمونرہ بدقسمتی دا دہ چہ کلہ نہ پاکستان جوڑ دے نو پننخہ کالہ، دوہ کالہ، جمہوریت وی او بیا یولس کالہ، دولس کالہ، مارشل لاء وی، او ہغہ مارشل لاء بیا داسے لگی چہ کلہ ہغہ د بلدیاتی جمہوریتونو الیکشن راخی، کلہ بیا پکبِن پی سی او راشی، Provincial Constitutional Order لاندے آئین کبِن Amendments، کلہ ایل ایف او پکبِن راشی او داسے Amendments او شی چہ ہغہ زمونر صوبائی حقوق بالکل، ہغہ چہ خہ لہر یر صوبائی حقوق دی چہ آئین راگری دی، ہغہ ہم رانہ واخلی۔ خنگہ چہ تاسو اولیدل د ایل ایف او لاندے د بلدیاتو الیکشن چہ دے، ہغوی ہم مرکز سرہ ڈائریکٹ دی۔ صوبہ پکبِن ہیخ ہم نہ دہ، صرف د یو ڈاکخانے غوندے کار کوی او دا چہ کوم بلدیاتو والا ناست دی دا ناظمان صاحبان، یولس محکمے چہ دی د ہغوی Under دی او صوبائی حکومت سرہ ہیخ ہم نشتہ۔ دغہ شانتے صوبائی حکومت رالیری، دا پراونشل فنانس کمیشن چہ دے، دا ہم زمونر گورنر صاحب، دا یو Include کرے دے او د دے صوبائی اسمبلی ہغہ حقوق چہ دی، ہغہ ئے اغستے دی۔ پکار دا دہ چہ دا صوبائی اسمبلی یو بجٹ پاس کری نو پہ ہغے بجٹ باندے د عمل درآمد اوشی او پہ ہغے سکیمونو باندے د عمل درآمد اوشی۔ سپیکر صاحب! زمونر بدقسمتی دا دہ چہ مونر مرکز نہ خو یر پہ شد و مد سرہ خپل حق غوارو خو د خپلے صوبے خبرہ چہ راشی نو د خپلو ضلعو، خپل ڈسٹرکٹ ہغہ شانتے خیال نہ ساتو او بیا ہغہ Re-appropriation چہ کیری، ہغے باندے ہم مونر۔ شوک Confidence کبِن نہ اخلی۔ پکار دا دہ سپیکر صاحب، تاسو ہم پاتے شوی یئ پہ دے اسمبلی کبِن چہ کلہ ہم بجٹ جوڑیری نو اپوزیشن تہ ہمیشہ مکمل بریفنگ ورکریے کیری۔ کلہ چہ ہم ہغہ Revise کیری نو ہغے باندے ہم بریفنگ ورکوی چہ دا دا پرابلمز دی، دا دا شے مونر کوؤ اوسو پورے چہ اپوزیشن Confidence کبِن نہ دے

اغستے دے صوبائی حکومت، سپیکر صاحب! ستاسو علم کبن دہ چہ ہغہ بلہ ورخ تاسو تہ بہ یاد وی چہ ما "نوائے وقت" اخبار نہ تاسو تہ یو خبر ہم لوستے وو۔ ہغے کبن دا وہ چہ یو وزیر صاحب خپلے حلقے تہ غی او کروڑوں روپے کی سکیموں کا اعلان کر دیا ہے اور کروڑوں روپے کی سکیموں پر عمل ہو رہا ہے اور ہم عمل والے لوگ ہیں او بیا چہ سرے تپوس او کری چہ دا اسلام، بیا چہ خبرہ کوؤ نو وائی چہ اسلام، خو اسلام انصاف کوی او انصاف خہ دے؟ چہ دیو وزیر حلقہ کبن خو "کروڑوں روپے کے کام ہو رہے ہیں" او بل ایم پی اے چہ دے، ہغہ دا ایم ایم اے، ایم پی اے چہ دے، د ہغہ حلقہ کبن ہیخ کار ہم نہ کیبری۔ سپیکر صاحب! او بیا Diversion کیبری، زما اے پی پی او چتوی بل خائے، او د بل اے پی پی او چتوی بل خائے، دا اخبار دے، "مشرق" اخبار دے۔ دے کبن د پنخہ کروڑہ روپو، زہ بہ ئے دا دے تاسو تہ او بنایم لیکلی دی اخبار کبن، "محکمہ صحت کی اے ڈی پی سے پانچ کروڑ کی کٹوتی، رقم ڈیرہ، بونیر، (بونیر پکبن شتہ) دیرو لور، دیر اپر، مانسہرہ، ہری پور اور لکی مروت کی سکیموں میں ایڈجسٹ کرنے کے احکامات" نو چرتہ نہ ئے راوری دی دا پیسے؟ "ان میں پشاور لکی مروت، کرک، کوہاٹ، ٹل، چارسدہ، نوشہرہ، تحت بھائی، شیرگڑھ، لونڈ خور، طورو، گڑھی پورہ، سوات کلام، مٹہ، الائی اور تنگی کے علاقوں سے مختص سکیمیں شامل ہیں۔ جن میں فلاں، فلاں" پنخوس، پنخوس لکھہ روپی دلته نہ اور لے شوی دی او بل د سترکت تہ ور کرے شوی دی۔ آخر دا کوم قانون دے؟ کوم انصاف دے؟ سپیکر صاحب! تاسو تہ پتہ دہ چہ د ظلم حکومت پاتے کیدے شی خو نا انصافہ حکومت کلہ ہم نہ پاتے کیبری او دا زہ تاسو تہ حقیقت وایم چہ دا تاسو نن ہلتہ ناست یی، دغلته مخکبن ہم خلق ناست وو۔ دا دلته حکومتی بینچونو باندے ڈیرہ دنیا راغلی دہ او ڈیرہ دنیا تیرہ شوہ خو یو ریکارڈ پاتے شی چہ یرہ کوم خلق چا سرہ زیاتے کوی۔ سپیکر صاحب! ماسرہ دا بل یو Document دے چہ دیو وزیر صاحب حلقہ کبن صرف دیو وزیر صاحب حلقہ کبن، دا پہ یو اشتہار کبن دہ، خوارلس کروڑہ روپو ہغہ اشتہار دے د تھیکو چہ د خوارلس کروڑہ روپی، دا زہ تاسو تہ بنایم چہ خودی؟ دا تاسو تہ فوتو کاپی در کوم دا اخبار کبن راغلی دے جی، او اخبار کبن دا

خالی یو اشتہار دے نو نہ پوہیر۔ مہ چہ دے نہ مخکین روستو خومرہ اشتہارات بہ وی؟ نو سپیکر صاحب! دا کوم انصاف دے؟ دا پراونشل فنانس کمیشن باندے چہ دا مونر ورکری دے کنہ، دا صرف پہ دے وجہ چہ تاسو تہ مونر پروف سرہ وایو چہ دا اخبار ونہ دی، پنخہ کروڑہ روپیہ Divert کیری دسترکتس نہ۔ دیو یو وزیر حلقہ کبن خوارلس، خوارلس کروڑہ روپیہ تیندرز کیری او آخر مونر ٲول ایم پی ایز دلته ناست یو، دا پیسنور دسترکت چہ دے، دا خو پیسنور، مردان، چارسدہ، صوابی۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! تاسو غالباً پہ ہغہ ورخ باندے نہ وئ، سراج صاحب چہ کله Winding up speech پہ اے دی پی باندے کوؤ کنہ، ہغہ ٲول Facts and figures د 1985 نہ راواخلہ تر Up to date پورے ٲول ئے راورے وو او زما پہ خپل خیال ٲیر لوئے پہ تفصیل پہ باندے بحث شوے وو۔ ستاسو خبرہ صحیح دہ، تاسو پہ ہغہ ورخ باندے وئ نہ، تاسو نہ وئ پہ ہغہ ورخ۔

جناب بشیر احمد بلور: زہ دا وایم جی، چہ دا چہ دے کنہ سراج صاحب خو بہ فگرز وئیلے وی، فگرز خو تاسو تہ پتہ دہ، دا خو بجت کبن ہم مونر فگرز دغہ شانتے جوڑ کرو چہ ہغہ بجت داسے الٲا سیدھا کیری۔ فگرز خوزہ ہم تاسو تہ وایم چہ دا ہم اخبار کبن راغلی دی او دا اخبار دے، پروف دے، دوئ د مونر تہ دغہ او بنائی چہ آیا دا اخبار غلط دے نو بیا Contempt پرے او کړئ۔ اوئے نیسی، دعویٰ پرے او کړئ چہ تہ ولے دا خبرہ کوے؟ یا دا تیندر غلط دے، دے باندے ہم دعویٰ او کړئ چہ دا تیندر ولے غلط راغلی دے؟ سپیکر صاحب! دغہ شانتے دا د لفظونو ہیر پھیر خو پاکستان کبن ٲول عمر لگیا دے ہم دغہ شانتے۔ دا خوز مونر مرکزی حکومت وائی چہ "بارہ ملین ڈالرز ہمارے Reserve ہو گئے ہیں" خالی بیان نہ خہ فائدہ شوے؟ چا لیدلی دی چہ بارہ ارب ڈالر پراتہ دی او کہ نہ دی پراتہ؟ نو سپیکر صاحب! دا فگرز چہ دی، د فگرز چکر کبن نہ مونر خو پریکٹیکل خبرہ کوؤ۔ دا یو Constituency کبن د اربونو روپو کار کیری او بل Constituency کبن ہیخ ہم نہ کیری نو خلق دا بیا گوری چہ دا ظلم ولے کیری؟ او بیا ستاسو خوندے حکومت نہ یا ستاسو د ایم ایم اے حکومت نہ خلق دا نہ Expect کوئی،

مونرِ خو عام خلق یو، مونرِ نه چه خوک تپوس کوی نو مونرِ وایو چه بهی مونرِ خو عام خلق یو، مونرِ خو داسے نه پوهیږو خو تاسو خو د خدائی او د رسول ﷺ په نوم راغلی یی نو پکار دا ده چه ټولو سره انصاف اوشی او انصاف نه بغیر خدائی شاهد دے چه کوم حکومت انصاف نه کوی نو هغه بیا دومره زرخی چه بیا پته ورته هم نه لگی نو زما دا خواست دے ---- (شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز: ظفر اعظم صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: د حکومت نه او د سرکاری بینچونو نه او د وزیر صاحب نه، دا دے دی پی زمونر د فنانس منسټر چه دے هغه د پی اینډ پی وزیر هم دے، هغه د فنانس منسټر هم دے او د خدائے فضل سره دریمه ټوپی ئے هم په سر ده چه هغه د جماعت اسلامی مشر امیر هم دے۔ پکار دا ده چه انصاف اوشی او دا چه کوم Re-appropriation کیری هغه د هم Confidence کبن واخلی دا هاؤس، اپوزیشن د Confidence کبن واخلی چه دا Re-appropriation مونر کوؤ، په دے وجوهاتو کوؤ او خه Reasons او بنائی چه یره هلته سکیم تیار دے، هغه کبن لږه پیسه پکار دی او دا او نه کرو نو دا ضائع کیری، نو مونر هم داسے نه یو چه مونر غلط، خو داسے ناجائزه طریقے سره چه کرو نو روپی دوی څلور ډسټرکټس نه اوچتے کړلے او بل ډسټرکټ ته ئے ورکړلے۔ دا د دویمے ورځے "مشرق" اخبار دے چه کوم وخت هغوی تقریر او کړو، د هغه تقریر نه پس دا اخبار راغله دے۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔

جناب بشیر احمد بلور: نو پکار ده چه د دے خلاف د ایکشن واغستلے شی او انصاف د اوشی، ټول ایم پی ایز ته د حق ورکړے شی، د Provincial Finance Commission، خدائے د چرته وخت راولی، چرته داسے حالات پیدا شی۔ دا د صوبے په اسمبلی باندے یو داسے غیر جمهوری دغه دے۔ دے کبن د اپوزیشن نه یو ممبر هم نشته۔ سپیکر صاحب! دومره زیاتے، ظلم او زما یقین نه دے چه پراونشل فنانس کمیشن کبن به دا فیصلے شوه وی، دا فیصلے پخپله منسټران صاحبان کوی او د هغه منسټر صاحب چه ما عرض کړے وو بله ورځ " کروڑوں

روپوں کے کام"، دہغہ ہم خہ اخبار کین تردید را نغلو، نوپہ دے وجہ دا خلق شک کوی چہ یرہ دا اخبار کین خہ راخی، دا 100% تھیک دی۔ پہ دے وجہ مونہ بار بار اسمبلو کین وایو۔ زما بہ دا خواست وی چہ مہربانی اوکریے شی، دا پراونشل فنانس کمیشن داسے طریقے سرہ د کار اوکری چہ د ہریو ممبر، چہ ہغہ اپوزیشن کین دے کہ ہغہ گورنمنٹ بنچونہ باندے دے، دہغوی د حق تحفظ اوشی او ظلم او نہ شی۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔ امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چہ تاسو مالہ موقع راکرہ۔ جناب سپیکر صاحب! صوبائی فنانس کمیشن زما پہ خیال کین خو د آئین 118 چہ کوم آرٹیکل دے، دا دہغے خلاف دے او دا ہغہ دوران کین د آرڈیننس پہ ذریعے سرہ عمل کین راویستلے شوے وے کلہ چہ آئین معطل وو۔ دے سرہ زما پہ خیال کین د آئین چہ کوم آرٹیکل 118 دے، ہغے کین صفا لیکلی دی چہ د صوبے چہ کوم Consolidated fund دے، د ہغے Custodian د صوبائی اسمبلی ممبران دی او پہ دے صوبائی فنانس کمیشن کین خو غیر منتخب افراد تہ ئے د پیسو یعنی د صوبے د فنڈ اختیار ورکریے وی۔ زما پہ خیال چہ پہ دے کین خہ ترمیم اوشی او مونہ صدر مملکت تہ یو سفارش اوکرو نو دا بہ ڍیرہ بنہ وی۔

جناب سپیکر: جی، نومونہ خوما تہ ڍیر راکریے شوے دی۔ مرید کاظم صاحب، مرید کاظم صاحب!

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! مالیاتی کمیشن پر تو ہم بات کر رہے ہیں لیکن مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ ہم این۔ایف۔سی پر تو مرکزی حکومت کے ساتھ لڑتے ہیں لیکن اپنے پراونشل فنانس ایوارڈ پر خود عمل درآمد نہیں کرتے تو یہ بہت افسوس کی بات ہے کیونکہ ہم جب بھی کہتے ہیں کہ مرکزی دے رہا، مرکزی یہ نہیں کر رہا، مرکز ہمارے ساتھ یہ نہیں کر رہا، مرکز صوبوں کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے لیکن میں اپنے ارباب اقتدار سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے ضلعوں کے ساتھ کیا کیا ہے؟ آپ ضلعوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ ہر ضلع کے ساتھ، ڈی۔آئی۔خان کا بھی نام آیا ہے لیکن میں ابھی چیلنج کرتا ہوں کہ ڈی۔آئی۔خان میں کوئی ایسی سکیم نہیں بن رہی جو پبلک کے فائدے

کے لئے ہو۔ ہاں کچھ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اگر کوئی سکیمیں بن رہی ہیں تو بن رہی ہیں۔ سر! بات یہ ہے کہ یہ پراونشل فنانس کمیشن اس لئے بنایا گیا تھا کہ مرکز رقم یہاں بھیج دے گا اور یہاں منصفانہ تقسیم ہوگی لیکن آج ہمارے صوبے میں Totally اس کے برعکس باتیں ہو رہی ہیں۔ ہر ضلع Ignored ہے، چند ضلعوں کو دیا گیا ہے۔ میرے حلقے میں، میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسا کام نظر نہیں آرہا، میرے ضلع کو بدنام بھی کیا جا رہا ہے کہ ڈی۔آئی۔آئی۔خان کو اتنا دیا جائے، یہاں سے ہو جائے لیکن یقین کریں جی، ڈی۔آئی۔آئی۔خان کو Totally ignore کیا گیا ہے۔ جناب والا! اس گورنمنٹ کو چاہئے تھا کہ ممبران کے ساتھ بیٹھ کر کم از کم اگر برابری پر ضلعوں کو نہیں دینا چاہتے تھے تو کچھ نہ کچھ یعنی 25% تو کسی ضلع کو آپ دیتے لیکن میرے خیال میں اس پراونشل فنانس کمیشن میں تو ہر ایک کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور اس کا یہ اثر پڑ رہا ہے کہ جو رقم پھر ڈسٹرکٹس کو جا رہی ہے، ڈسٹرکٹس بھی انہی کی تقلید کر رہے ہیں۔ وہ تحصیلوں اور یونین کونسلوں کو اس لئے Ignore کر رہے ہیں کہ چونکہ بڑا جب نہیں کرتا تو چھوٹے پھر کیسے کریں گے؟ تو میری ایک تجویز ہے جی، اپنے ارباب اقتدار سے کہ مہربانی کریں اپنی انا کو چھوڑیں اور آپ صوبے کے لئے سوچیں، صرف پارٹی پر کام نہ کریں، لوگوں پر کام نہ کریں، آپ پورے طور پر صوبے کے لئے کام کریں۔ صوبے کا ہر ضلع آپ کا ضلع ہے۔ اس کی ترقی آپ کے لئے ضروری ہے اور اس کے لئے میں تجویز دوں گا، وہ بیٹھے ہوئے تو نہیں ہیں بلدیات کے منسٹر صاحب کو کہ جو ڈسٹرکٹس کو فنڈز جاتے ہیں، ان فنڈز سے جو Share بنتا ہے تحصیل کا اور یونین کا، یہ ضلعوں کو نہ بھیجا جائے بلکہ ڈائریکٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ان کو بھیجا جائے کیونکہ وہ اس کو رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور کسی علاقے میں صحیح تقسیم نہیں ہو رہی۔ یہ چند گزارشات ہیں جی، اور میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ یا این ایف۔سی ایوارڈ کا ڈھنڈورا ختم کر دیں یا پھر اپنے صوبائی مالیاتی ایوارڈ پر عمل کریں تاکہ ہم کہہ سکیں، سر! میں تو اپنی اپوزیشن سے یہ بھی کہوں گا کہ جب موقع ہوتا ہے صوبے کے مفاد کی بات ہوتی ہے، صوبے کی آمدن کی بات ہوتی ہے تو اپوزیشن آپ کے ساتھ پورا پورا تعاون کر رہی ہے۔ جتنا اپوزیشن گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کر رہی ہے، اتنا کبھی بھی کسی جگہ پر بھی نہیں ہوا لیکن انہوں نے ہمیں دیوار کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ ہم بھی اب سوچنے پر مجبور ہیں کہ آئندہ اگر یہ ہمیں اپنی Development میں شامل نہیں کریں گے، اپنے صوبے کی ترقی میں شامل نہیں کریں گے تو ہم بھی مجبور ہوں گے، اپوزیشن والے کہ ہم بھی کسی معاملے پر ان کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے انشاء اللہ کیونکہ جب ہمارے گھر کوئی آگ لگاتا ہے تو ہمیں ان کی

خوشنودی نہیں چاہئے۔ پھر ہم اپنے طور پر مرکز سے صوبے کے لئے فنڈ مانگیں گے لیکن اتفاق کے ساتھ، ان کے ساتھ کوئی تعاون نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! بڑے Cause کے لئے چھوٹی سی قربانی تو دینی پڑے گی۔
سید مرید کاظم شاہ: سر! وہ یہی Cause ہے ناکہ ضلعوں کے ساتھ بھی نا انصافیاں ہو رہی ہیں۔
جناب سپیکر: جی، کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے، ملک ظفر اعظم صاحب؟
جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): مرید صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے ساتھ جب یہ نہیں ہوگا تو اپوزیشن والوں سے میں استدعا کروں گا کہ ان کے ساتھ این۔ ایف۔ سی میں تعاون نہ کریں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Winding up speech کر رہے ہیں؟
وزیر قانون: نہیں، نہیں جی۔

جناب سپیکر: تو آپ Notes لے لیں، پھر جواب دے دیں؟
وزیر قانون: ایک نکتے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ پرسوں 28 تاریخ کوٹی۔ وی پر ہم نے دیکھا ہے کہ سارے ڈی۔ آئی۔ خان کا فنکشن ہو رہا تھا اور تین فیڈروں پر کام ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے جناب، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ Rule out،
Rule out بلیر آپ تشریف رکھیے۔ جناب ڈاکٹر سلیم صاحب، جناب ڈاکٹر محمد سلیم صاحب!
ڈاکٹر محمد سلیم: زما نوم نہ دے، جی۔

جناب سپیکر: نوم د ما سرہ پروت دے پرا ونشل فنانس کمیشن باندے نو۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نہ نہ، ما خو پولیس آرڈر باندے وئیلی وو۔

جناب سپیکر: پولیس آرڈر باندے؟

ڈاکٹر محمد سلیم: دا خو ما نہ دے وئیلے جی۔

جناب سپیکر: بنہ دا خو صوبائی مالیاتی کمیشن باندے بحث دے۔ جناب سید قلب حسن صاحب، سید قلب حسن صاحب!

سید قلب حسن: ڊيره مهرباني۔ جناب سپيڪر صاحب، ما نه مخڪين بشير بلور صاحب هم او مرید کاظم صاحب هم دے باندے Discussion اوکرو خو حقیقت هغه دے چه این۔ ایف۔ سی ایوارڈ کین مونر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولانا مان اللہ حقانی: جناب سپيڪر! ایجنڈا باندے صوبائی فنانس کمیشن دے، کوم ممبر چه په هغه باندے خبرے نه کوی نو دا خود رولز خلاف ورزی کیری۔

جناب سپيڪر: پراونشنل دے، هغه باندے راخی۔

سید قلب حسن: هغه باندے خبرے کومه۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جی، قلب حسن صاحب!

سید قلب حسن: هغه باندے خبرے کومه خو عرض صرف دا کومه چه مونر نیشنل فنانس کین۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: حقانی صاحب! شه تمہید خوبه سرے کیردی کنه، تمہید نه خوئے مه منع کوہ کنه۔

سید قلب حسن: صوبائی سطح باندے چه چرته اے۔ ڊی۔ پی مونر اوگورو، هغه کین۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: گوره قلب حسن صاحب، په اے۔ ڊی۔ پی باندے تاسو تقریر کرے دے، پوره موقع درته ملاؤ شوے ده۔ په پراونشنل فنانس کمیشن۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: زما خبره لږه واورئ، زه په صوبائی مالیاتی کمیشن باندے راخمه۔

جناب سپيڪر: جی، جی۔

سید قلب حسن: دے کین سر، زمونر دا گزارش دے چه Last year هم دے کین مونر سره زیاتے شوے دے۔ زما خیل یو تجویز دے، ما یو قرار داد هم پیش کرے دے خو هغه اوسه پورے نه راخی، کیدے شی د بجت نه، جون نه بعد راشی چه هرے علاقے ته د مخصوص فنڊ ورکړلے شی بجائے چه دوی Announce کوی چه کوہاټ ته مونر، دا بله ورخ سینئر منسٹر صاحب اووئیل چه کوہاټ ته مونر۔

دومره کروړه فنډ ورکړې دے ، زما حلقے ته خو هغوی نه دے ورکړے فنډ۔
 زمونږ دا ریکویسټ دے چه هرے حلقے ته د فنډ ورکړلے شی انصاف سره۔ دلته
 چه مونږ کوم شے اوکتلو نو دے کښن بالکل انصاف نشته، په دغه وجه زمونږ
 گزارش دے چه انصاف سره د فنډ ورکړلے شی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔ جناب مختیار علی خان صاحب، نشته دے، امیر
 رحمان صاحب!

جناب امیر رحمان: جی، بشیر بلور صاحب خبرے اوکړے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، مہربانی۔ جناب خلیل عباس خان صاحب!

جناب خلیل عباس خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ دا یو ډیر اہم موضوع دہ سپیکر
 صاحب، خو دے اسمبلی نه داسے حالات جوړ شوے دی چه دے نه
 ***** لہذا زہ
 احتجاجاً پہ دے ہډو خبرہ نہ کوم۔

وزیر قانون: دا الفاظ د حذف کړے شی جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: زہ یو عرض کومہ جی، دا ایجنډا چا جوړہ کړے دہ؟

آواز: پوهہ نہ شو جی، Expunge ئے کړی۔

جناب خلیل عباس خان: زہ پرے بنہ پوهہ یمہ، بنہ ہوش و حواس کښن مے دا خبرہ
 کړے دہ۔ بالکل دا ما، هغه وائی پوهہ نہ شو، زہ بنہ پوهہ یمہ جی، ما بنہ پہ
 ہوش و حواس دا خبرہ کړے دہ او زہ پہ دے احتجاجاً خبرہ نہ کوم۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب، دا اجلاس د چا پہ خوبنہ راغوبنتلے
 شوے دے، ایجنډا چا خوبنہ کړے دہ او پہ ایجنډا باندے چه کوم آٹمز وی، پکار
 دہ چه پہ هغے باندے خبرہ اوشی۔ دوی ته خوبنہ پورہ پورہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: څہ بہر حال بشیر بلور صاحب! تاسو څہ وائے؟

حذف حکم سپیکر:

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ڄنگه ڇه دا زمونڙ دے خلیل عباس صاحب خبره اوکره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پارلیمانی یا مطلب دا دے، دے باره کب خبره۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: داسے خبره نه ده، خدائے مه کره هغه دا خو يو مثال ورکړو کنه، دا غير پارلیمانی خبره نه ده جی، بالکل غير پارلیمانی نه وه خو يو مثال ئے ورکړو او که تاسو دے باندے دغه کوئ نو Expunge ئے کرئ، مونڙ ته اعتراض نشته خودا غير پارلیمانی نه دے۔

وزیر قانون: دا د Expunge شی جی۔

جناب سپیکر: د هغوی خوا اعتراض نشته څه Expunge شول۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرډر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، په دے پراونشل فنانس کمیشن باندے وئیل غواړے؟

جناب مظفر سید: نه جی، بس زه يو نکته وایمه جی، که تاسو اجازت را کرئ، مختصره خبره ده۔ داسے نه ده۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د خلیل عباس صاحب په خبره باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خبره ختم شوے ده کنه، ختم شوے۔

جناب مظفر سید: نه وایمه جی، نه وایمه۔

جناب سپیکر: نو بس ختم شوے وه کنه۔

جناب مظفر سید: نه خدای ملا نه وصال صنم۔ په سپیکر صاحب باندے خو زمونڙ د ټولو دا زیات شک وی، مونڙ وایو ڇه دے خو دے بنچونو ته دومره ډیر اهمیت ورکوی ڇه یوه خبره زمونڙه نه اوری۔ مونڙ خو ڇه پاڅو زر مو کینوی، زر مو دباؤ کرئ، زر خبره اوباسی رانه نو دے وجه نه زه درخواست کوم ڇه دا د خلیل عباس صاحب خبره ڇه کمه ده نو دا به شاید ڇه په دغه انداز باندے نه وی ځکه ڇه مونڙ

خو خومره وینو نو ډیر زیاته مخه د سپیکر صاحب دغه طرف ته ده۔ زمونږ خو ترے پخپله دا گلہ کرے ده۔

جناب سپیکر: جی، رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Mr. Speaker sir۔ بہت ساری چیزیں اس میں سامنے آ چکی ہیں، میرے خیال میں اب اتنا مواد بھی نہیں رہا ہے بات کرنے کے لئے کیونکہ Repetition بہت ہے۔ مولانا حقانی صاحب نے ایک بات کی تھی جس میں انہوں نے آرٹیکل 118 کا ذکر کیا تھا اور Constitution کے حوالے سے جب وہ بات کر رہے تھے کہ یہ اختیارات اسمبلی آنے کے بعد ان کے پاس ہونے چاہئیں، بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو Manuals کے Form میں ہیں۔ Sir, this is only a recommendation۔ میرا صرف یہ Comment ہے۔ جب پاکستان One unit تھا تو اس کا ایک سسٹم تھا اور اس طریقے سے Distribution of funds نیشنل لیول پر بھی اور پراونشل لیول پر بھی ہوتا تھا۔ Provinces تو تھے نہیں لیکن ان کی Distribution کا ایک سسٹم بنا تھا۔ اگر ہم اس Manual کو تھوڑا سا دوبارہ سے Re-open کر کے دیکھ لیں تو ہمارے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اس میں جو اتنے اختلافات آگئے ہیں اور اتنی زیادہ دل شکنی ہو رہی ہے اور اتنے اعتراضات ہو رہے ہیں، میری ایک چھوٹی سی یہ Advice ہوگی کہ Let us go through that manual once again and I assure you کہ میں نے اس کو پڑھا ہے، بہت سارے معاملات ہمارے حل ہو سکتے ہیں۔ تھینک یوسر۔

پولیس آرڈر پر بحث

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار اورلیس صاحب! نہیں ہیں؟ اچھا یہ تو ان کا Topic ہے، Provincial Finance Commission۔ بس ٹھیک ہے، کل winding up speech کر لیں گے۔ اب ہم پولیس آرڈر پہ آتے ہیں۔ جناب بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، ډیرہ مہربانی۔ دا یو اہمہ مسئلہ ده، سپیکر صاحب! کلہ نہ چہ دا Devolution of Power شوے دے او دا پولیس آرڈر راغلے دے، تاسواو گورنری چہ لاء اینڈ آرڈر سچویشن د مخکبن نہ زیات خراب شوے دے۔ بد قسمتی دا ده چہ کوشش دا کیبری چہ دا Police state جوہ شی پاکستان، پول ملک۔ دا پولیس آرڈر صرف زمونږ صوبہ کبن نہ دے، پول

پاکستان کبشن دے خو سپیکر صاحب، دے بارہ کبشن دومرہ زیات آرٹیکلز راغلی دی چہ مخکبشن نہ پولیس داسے با اختیارہ وو چہ ہغہ یو ایس۔ایچ۔او بہ د علاقے باچا وو۔ اوس چہ دا کوم د آرڈر اختیارات ورتہ ملاؤ شوی دی، ہغہ بغیر د مجسٹریٹ نہ، مخکبشن بہ دا وہ چہ مجسٹریٹ بہ آرڈر کولو نو ہغہ بہ لاتیہی چارج کولے شو، ہغہ بہ فائرننگ کولے شو، آنسو گیس بہ ئے استعمالولے شو۔ چرتہ بہ داسے غلط کار کیدو نو مجسٹریٹ نہ بغیر بہ چرتہ چاپہ نہ شوہ وھلے، مجسٹریٹ بہ موجود وو، د ہغہ موجودگی کبشن بہ چاپے وھلے کیدے۔ سپیکر صاحب! دے آرڈر سرہ مکمل اختیارات چہ دی، ہغہ پولیس تہ ملاؤ شول۔ یو انسپکٹر یا ڈی۔ایس۔پی لیول تہ دا اختیار دے چہ ہغہ د آنسو گیس ہم آرڈر کولے شی، ہغہ لاتیہی چارج ہم کولے شی، ہغہ آرڈر کولے شی او بیا بغیر د مجسٹریٹ د آرڈر نہ ہغہ ہر یو کور تہ ہم تلے شی، چادر او چار دیواری تحفظ پکبشن ختم دے۔ دے پولیس تہ داسے دیو بے لگامہ اسپے غوندے اختیارات ورکھے شو چہ ہغہ ہر خائے کبشن Interference کولے شی۔ سپیکر صاحب دا زمونرہ بد قسمتی دہ، لکھ خنگہ چہ ما مخکبشن ہم عرض او کرو چہ کلہ یو مارشل لاء راخی نو ہغے کبشن داسے حالات پیدا شی چہ ہغہ بیا جمہوری قوتونہ چہ دی 2/3 majority کبشن چہ کلہ بہ راشی نو دے کبشن بیا Amendment بہ کیبری نوزہ بہ دلته بیا دا خبرہ او کرم چہ دا ایل۔ایف۔او چہ کوم پاس شوے دے، دا ٹول د ہغوی مہربانی دہ۔ زمونرہ چہ دا Devolution of Power دے، دا د ایل۔ایف۔او مہربانی دہ، دا پولیس آرڈر چہ دے، دا د ایل۔ایف۔او مہربانی دہ، دا پراونشل فنانش کمیشن د ایل۔ایف۔او مہربانی دہ۔ د ایل۔ایف۔او دومرہ مہربانی دہ سپیکر صاحب، چہ زمونرہ صوبائی حقوق ٹول مرکز تہ لارل او دستخط پرے چا او کرو؟ ایم۔ایم۔اے والا رونرو۔ یو کال ہغوی بنچونو ڈبول ہغے نہ پس ئے پہ دے دستخط ہم او کرو او دا شے پورہ پہ مونرہ باندے او تپلے شو۔ پہ دے وجہ باندے زما دا عرض دے سپیکر صاحب، تاسو ہر یو اخبار اوچت کری، زما خیال دے ہر یو صوبے نہ دا زور کیبری چہ دا پولیس آرڈر چہ دے، دا د ختم کرے شی او صحیح طریقے سرہ تاسو تہ علم دے سپیکر صاحب، چہ یو پولیس ڈی۔ایس۔پی چہ آرڈر کوی، چہ اووائی نو ہغہ انکوائری بہ سبا

کیبری، خنگہ چہ زما دے خور ہم اوس خبرہ او کپہ چہ د پولیس انکوائری پولیس کوی نو د هغوی به خہ انکوائری وی؟ هغه رپورٹ به ہم دا وی چہ "سب ٹھیک ہے" ته چاته د شکایت درخواست او کرے، آئی۔جی صاحب ته درخواست او کرے چہ فلانکے تھانیدار یا دفلانکے علاقے سری مونر۔ سرہ یا چا سرہ زیاتے کرے دے نو هغه به اولیکی ڈی۔آئی۔جی ته، ڈی۔آئی۔جی بیا ایس۔پی ته، ایس۔پی به ہم هغه تھانرے ته، یعنی کیس به بیا لارشی تھانرے ته، نو هغه تھانیدار به خہ جواب کوی چہ جی، سب ٹھیک ہے، سپیکر صاحب! د لاء ایند آرڈر سچوئشن دے ملک کبن داسے حالات پیدا شول، پہ دے پولیس دے اختیارات د پارہ چہ تاسو دا دومرہ لوئے مہنگائی پہ پاکستان کبن خہ چہ زمونر صوبہ کبن ٲولو نه زیات دا ورو تکلیف وو، چرتہ تاسو او لیدل چہ چرتہ داسے مجسٹریٹ چہا پہ وهلے وی، خوک ئے نیولے وی، 3/6 Food Act کبن ئے ساتلے دی یا د اوپوریت ئے کم کرے دی؟ هغه شانته بالکل هر شے التا دے سپیکر صاحب۔ نو هغه چہ کوم اختیارات پولیس ته دے پولیس آرڈر کبن ور کرے شوی دے، دا زما خیال دے د پاکستان تاریخ کبن داسے، مونر۔ مخکبن دا ژرل دلته چہ پولیس ته دومرہ اختیارات دی چہ هغه عام خلق ترے تنگیبری، التا هغوی ته نور داسے اختیارات ملاؤ دی، هغه جوڈیشل اختیارات هم تقریباً خہ حدہ پورے ورته ملاؤ شول، د چار دیواری هدیو پرواہ به ورته نه وی۔ خہ چہ هغه کوی، هغه به حکم وی، هغه به قانون وی، هغه آئین وی۔ زما سپیکر صاحب، خواست دا دے چہ دا پکار دا ده چہ مرکز د دا Reconsider کری او دا پولیس آرڈر چہ دے، ٲیر زیات دے کبن Amendments کیدے شی، ٲھیک کیدے هم شی، دا نه ده چہ دا نه شی ٲھیک کیدے۔ دے کبن داسے خبرے دی چہ هغه بنه هم دی، خو زیاتے خبرے هغه دا دی چہ هغه غلطے دی پکبن۔ هغه دے عوامو سرہ، زمونر دے صوبہ کبن چہ کوم خلق اوسیری، تاسو ته ٲته ده سپیکر صاحب، بیروزگاری د ٲولو نه زیاتہ دے صوبہ کبن ده، غربت ٲولو نه زیات دے صوبہ کبن دے، لاء ایند آرڈر سچوئشن دا حال دے تاسو اوگوری چہ هغه زمونر ٲینبور کبن د ورخے شپے دا کله، زما خیال دے، زما یاد کبن خو چرتہ ٲینبور کبن راکٲونه نه دی ٲریوتے، راکٲونه ٲریوتے دی، خوک ٲوس والا نشته نو سپیکر صاحب، دا

پولیس آرڈر چہ دے ، دا زما خیال دے د مارشل لاء او د دے د غیر جمہوری حکومتونو پہ عوامو باندے یو بل داسے Thrash شے دے چہ تکلیفات پکبن زیات دی او Facilities پکبن کم دی ۔ نو زما بہ دا خواست وی چہ دا د Reconsider شی ۔ ڊیرہ مہربانی ۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر محمد سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو ڊیرہ زیاتہ شکر یہ ادا کوم چہ تاسو ما لہ پہ پولیس آرڈر باندے د بحث اجازت راکرو ۔ پولیس تہ خود مخکبن نہ دومرہ زیات اختیارات حاصل دی چہ کہ چرتہ دے پاکستان تہ مونبر Police state اووایو نو خہ بدہ بہ نہ وی او چہ د دے نہ ورتہ زیات اختیارات ورکوؤ نو ہغہ یو شاعر وائی:

حسن اس پری وش کا اور پھر بیان اپنا بن گیار قبیب آ خر تھا جو رازداں اپنا
نو چہ نور اختیارات ور لہ ورکوؤ نو چہ بیا بہ خہ حال وی؟ زہ مخکبن خل چہ پہ
اسمبلی کبن ووم، پہ دے پولیس او د دے پہ اختیار اتو باندے ما خبرے کمرے وے
نو ما نہ تہولہ انتظامیہ خفہ شوے وہ او ہغے کبن ما دا شعر وئیلے وو۔
کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے
نو دا خل دا خبرہ دہ چہ زہ پہ دے باندے ڊیرہ خہ وینا نہ کومہ ولے چہ:

کچھ ایسی ہی بات ہے جو چپ ہوں ورنہ کیا بات کرنا نہیں آتی
ڊیرے خبرے راخی خو خبرے کوم نہ، ولے چہ نورہ دشمنی خان لہ نہ زیاتوم،
افسرانو سرہ نور تعلقات خرابول نہ غوارمہ۔ خدائے خبر چہ بیا بہ زہ
پخپلہ Black list شہمہ وائی، ہغہ د انگریزی یو محاورہ دہ: To live in
Rome and fight with the pope او پہ پبنتو کبن وائی چہ پہ سمندر کبن
اوسے نو مگر مچھ سرہ دشمنی کول نا ممکنہ خبرہ دہ نو زہ پہ دے ہدیو نورے
خبرے کول غوارم نہ، دا یو شو مختصر خبرے مے او کمرے او دے باندے بہ تہول
پوہہ شو۔

جناب سپیکر: ڊیرہ مہربانی، ڈاکٹر سلیم صاحب۔ جی، رفعت اکبر سواتی صاحبہ!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Mr .Speaker, Sir۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ بڑے بڑے سو رماؤں نے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں، کوئی بات کر نہیں رہا یا تو ڈر رہے ہیں یا وہ مگر مجھ سے بیر نہیں رکھنا چاہتے لیکن اس وقت صوبے کی سچو نیشن ایسی ہے کہ اگر ہم اس رنگ میں سوچیں کہ ہم مگر مجھ سے بھی بیر نہیں کر سکتے اور بلیک لسٹ بھی نہ ہونا چاہتے، جیسے ڈاکٹر سلیم صاحب کہہ رہے ہیں تو یہ ہمارے لوگوں کو ہم ایک اچھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کتنا کچھ نہیں چاہتے تھے لیکن پھر بھی بہت کچھ کہہ چکے ہیں، وہ کافی ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہم اصل میں سر، ایک بڑا Wrong signal اور Message بھیجئے کی کوشش کرتے ہیں کہ صوبے کے عوام پھر یہ سوچتے ہیں کہ شاید ہم لوگ Assemblies میں بیٹھ کر صرف باتیں کرتے ہیں، عملی جامہ ہم کسی چیز کو پہنانا نہیں چاہتے۔ جہاں تک رہا پولیس آرڈر کی بات تو میری پھر دوبارہ آپ کے through ایک گزارش تھی ہو سکتی ہے اور جیسے میرے بھائیوں نے بھی کہا کہ ہم Totally اس کو Disown تو نہیں کر سکتے، پولیس آرڈر کو لیکن جب ہر چیز میں Amendments ہو سکتی ہیں تو اس میں بھی Amendments کی بہت ساری گنجائش ہے۔ And I think کہ جہاں پر Feasible لگے، وہاں پر Definitely police is infringing on its rights یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ تجاوز اتنا زیادہ کر جاتے ہیں کہ ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ایک پولیس سٹیٹ ہے۔ خاص طور پہ اس وقت صوبہ سرحد میں جو لاء اینڈ آرڈر کی سچو نیشن ہے، اس میں پولیس کا بھی ایک اہم کردار ہے۔ ہم آرمی کو اس وقت Rule out کر رہے ہیں کہ ان کا کیا رول ہے؟ That has got nothing to do with the assemblies. لیکن جہاں تک پولیس کا رول ہے تو اس میں سر، ایک عام شہری کو جب تک تحفظ نہیں ملے گا، ایک عام شہری کی شنوائی نہیں ہوگی تب تک اس اسمبلی کے فلور پہ ہم روز، گاہے بگاہے چیختے رہیں گے اور بار بار یہی سوال اٹھاتے ہیں کہ Protection of life and property کیا چیز ہے جو کہ اس کا ایک بہت Important حصہ ہے۔ جب لاء اینڈ آرڈر کی ہم بات کرتے ہیں تو میرے خیال میں سب سے پہلے میری گزارش آپ کے Through پھر لاء منسٹر سے ہوگی کہ وہ بیٹھ کر ایک ہائی لیول، گو کہ کہتے ہیں کہ جب بھی کمیٹی بنے تو کام نہیں ہوتا لیکن میرے خیال میں ایک ہائی لیول کمیٹی کو Form کرنا بڑا ضروری ہے جو اس پولیس آرڈر کو In-detail study کرے۔ صرف ہم اس کے اوپر کے اوراق پڑھ لیتے ہیں، موٹی موٹی چیزیں دیکھ لیتے ہیں، اس کی

Intercaecies میں ہم نہیں جا رہے، جہاں ہم یہ دیکھیں کہ ہم عام شہری کو Relief کیسے دیں؟ ہم بات کرتے ہیں سر، صرف Punishment کی پولیس آرڈر میں خالی ایک حصہ Punishment کا ہی نہیں ہے، اس میں Reformativہ حصے بھی ہیں اور میرے خیال میں اگر کسی کو آپ نے Relief دی ہو تو وہ بھی اسی میں آتا ہے۔ تو میری اس August ہاؤس سے بھی یہ گزارش ہے کہ ہاؤس میں آنے سے پہلے ان آرڈرز کو تمام ممبران Study کریں۔ ہمارا Problem یہ ہے سر، کہ ہم کسی Format کو Study نہیں کرتے اور بہت ساری فروغی باتیں کر کے چلے جاتے ہیں۔ If we all study and Realize go through this police order کی Intercaecies کو ہم پڑھیں تو ہم Colonial time سے چلا آ رہا ہے، جس کی اس وقت پاکستان کو ضرورت نہیں ہے۔ ہم تھوڑا سا اس سسٹم سے اب Debar کر دیں اور دوسرا میں دوبارہ یہی کہوں گی Infringing، وہ جو Situation ہم نے ایک بنائی ہوئی ہے کہ پولیس ایک "ہوا" بنی ہوئی ہے اس ملک میں اور ہم اس سے ہر وقت ڈرتے ہیں۔ اس سے ہم Relief نہیں لینا چاہتے ہیں۔ اس آرڈر میں اس طرح کی Amendment لائی جائیں جہاں شہری کو Punishment سے زیادہ Relief ملے۔ اگر Relief نہیں مل رہا تو اگر اس پولیس آرڈر کو ہم پڑھ بھی لیں تو ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں، تو میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ لاء منسٹر صاحب سے آپ کہیں کہ وہ کمیٹی جب Form کریں تو For God sake اپوزیشن کے ممبرز کو بھی اس میں اس لئے Include کریں کیونکہ یہ صوبے کا Future ہے اور بہت ساری Dependencies ہماری لاء اینڈ آرڈر کی Situation پہ ہوتی ہیں۔ اگر ہمارا لاء اینڈ آرڈر کمزور ہے تو Crime rate بڑھے گا، Unemployment تو Already ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے دیگر ایشوز ایسے آتے جا رہے ہیں جن سے ہم Feel کر رہے ہیں کہ ہماری سوسائٹی میں بہت سارے ناسو پیدا ہو رہے ہیں۔ ان ناسوروں کو ختم کرنے کیلئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس پولیس آرڈر میں تھوڑی سی Amendments لے کر آئیں کہ ایک Relief package بھی ہمیں مل جائے۔

-Thank you, Sir

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا۔ مجھ سے پہلے آزیبل ممبر نے

اس کے Merits اور Demerits پر یہاں پر بات کی۔ میں کچھ Technical اور Constitutional

ذکر نہیں ہے تو اس ”C“ کے تحت اس کیلئے قانون سازی کا اختیار واحد اینڈ واحد Provincial Assembly کے پاس ہے۔ اس کی قانون سازی صرف یہ پراونشل اسمبلی کر سکتی ہے، نیشنل اسمبلی یا مرکزی حکومت اس کیلئے قانون سازی نہیں کر سکتی۔ اب جناب سپیکر، ایک اور ڈرامہ دیکھیں کہ آپ جب Sixth Schedule میں جاتے ہیں کیونکہ پولیس آرڈر کو Sixth Schedule میں Protection دی گئی ہے تو یہاں پر آپ دیکھتے ہیں کہ The Balochistan Local Government Ordinance, the N.W.F.P Local Government Ordinance, the Punjab Local Government Ordinance, the Sindh Local Government Ordinance، چونکہ یہ لوکل گورنمنٹ بھی دونوں لسٹوں میں نہیں ہے اس لئے یہ پراونشل اسمبلی ہے اور اس کیلئے آرڈیننسز، خواہ ٹھیک خواہ غلط، وہ اپنے اپنے صوبے نے بنائے ہیں لیکن جناب سپیکر، جب آپ نیچے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ The Police Order, 2002 یعنی صوبے کو اڑادیا۔ لوکل گورنمنٹ کے لئے تو پھر بھی کسی حد تک اپنے اپنے صوبے کے آرڈیننس اور قانون سازی کی گئی اور اگر کل پریزیڈنٹ صاحب کے موڈ میں آیا تو اگر Amendment کریں گے تو یہ Provincial Assembly کرے گی، ہر ایک Provincial Assembly کرے گی لیکن پولیس آرڈر میں آپ Amendment نہیں کر سکتے کیونکہ وہ آپ کے Dominion سے لے لئے گئے ہیں، اس کو سنٹر میں لے گئے۔ چیف ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے وہ اٹھا کر لے گئے، اب آپ کے صوبے کے پاس یہ پاور نہیں ہے۔ اگر پریزیڈنٹ صاحب چاہیں بھی، اگر Sixth Schedule کو ختم بھی کریں تو بھی آپ کے پاس پاور نہیں ہے کہ آپ پولیس کیلئے Legislation کریں۔ میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ پولیس ایکٹ کا کیا ہوگا؟ یہاں پر Already جو Prevailing Police act ہے، اس کا کیا ہوگا؟ وہ تو صوبائی لاء ہے۔ اس میں Amendment, Alteration اور Deletion پراونشل اسمبلی ہی کر سکتی ہے۔ جب وہاں پولیس آرڈر کو لاتے ہیں تو پولیس ایکٹ کو تو پھر آپ پہلے ختم کریں گے اور ختم کرے گا یہ فورم، اس کیلئے کوئی دوسرا فورم نہیں ہے۔ جب پولیس ایکٹ ہوگا تو اس کے ساتھ پولیس آرڈر کیسے چلے گا؟ ایک چیز کیلئے دو قانون کیسے چلیں گے جناب سپیکر، ایک طرف آپ کا پولیس ایکٹ چل رہا ہے اور دوسری طرف آپ کا پولیس آرڈر ہے، میں تو نہیں سمجھ سکتا کہ ایک چیز کے لئے دو قانون بیک وقت کیسے چلیں گے؟ اور مجھے کوئی کہے گا کہ تم اس کو Repeal کرو کیونکہ یہ تو تمہارا قانون ہے، اس کیلئے اپنا قانون Repeal کروں گا جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ، اور جناب سپیکر، دنیا میں کوئی بھی قانون ایسا نہیں

ہے کہ بننے سے پہلے اس کے Amendment پر پابندی لگائی گئی ہو یعنی نافذ ہونے سے پہلے، پولیس آرڈر ابھی تک نافذ نہیں ہوا ہے اور آپ نے 6th شیڈول میں اس پر پابندی لگادی ہے کہ آپ Amendment نہیں کر سکتے، کوئی بھی Amendment نہیں کر سکتا جب تک پریذیڈنٹ Consent نہ دیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر، آپ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو لے لیں کہ ایک سال میں دس Amendments اس میں ہوئی ہیں اور اب بھی اس میں Amendment کی ضرورت ہے اور یہ ایک ایسا قانون ہے جو نافذ ہی نہیں ہوا، جس کا پتہ نہیں کہ یہ کیسے چلے گا اور آپ نے اس پر ایک Bar لگادی کہ اس میں آپ Amendment نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر! جس طرح میں نے شروع میں کہا کہ جب ہم اس صوبے کے فنانشل حقوق کے لئے آواز اٹھاتے ہیں تو یہ بھی تو ہمارے قانونی اور آئینی حق پر ایک ڈاکہ ہے، ہم سے وہ حق چھیننا جا رہا ہے جو اس آئین نے ہمیں دیا ہے، ہم سے وہ حق زور سے لیا جا رہا ہے اور آئین کتنا ہے کہ اس میں آپ Legislation کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل، حکومت کو میں کہتا ہوں کہ پولیس آرڈر کو نافذ ہی نہ کریں، یہ کیسے کریں گے جب پولیس ایکٹ موجود ہے؟ جب ایک لاء موجود ہے، ایک قانون موجود ہے تو دوسرا نیا قانون تو تب آئے گا جب آپ پہلے والے کو Repeal کریں گے، تب نئے قانون کو نافذ کریں گے، نیا قانون تو آپ نہیں لا سکتے اس وقت تک جب تک آپ پہلے، جناب سپیکر، میں تو As پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین اور میرے خیال میں ہمارے اکثر MPAs بھی، جب صوبے کے حقوق کی بات آتی ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں، اس کے لئے بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم کہتے ہیں کہ پولیس آرڈر کو نافذ نہ ہونے دیں، یہ ہمارے صوبے کے حقوق پر ڈاکہ ہے (تالیاں) یہ ہمارے ساتھ جناب سپیکر کیا ہو رہا ہے؟ دنیا کے کس قانون میں ہے خاص کر فیڈریشن میں؟ فیڈریشن میں تو لاء اینڈ آرڈر آپ مرکز کو دے نہیں سکتے۔ فیڈریشن میں رہتے ہوئے فیڈریشننگ یونٹس سے آپ جب لاء اینڈ آرڈر اٹھالیں گے، آپ ان سے چھین لیں گے، آپ وہ Centralize کریں گے، آپ مرکز کے پاس لے جائیں گے تو آپ کے وزیر اعلیٰ کی کیا حیثیت رہ جائے گی؟ وزیر اعلیٰ تو، He is Home Minister، وہ تو، He is incharge of the Police۔ جناب سپیکر! یہاں اس اسمبلی میں، ہمارے حلقوں میں جب ڈاکے پڑیں گے تو ہم بات بھی نہیں سکیں گے، ہمیں کہا جائے گا کہ یہ تو پراونشل سبجیکٹ ہی نہیں ہے۔ جب لوگوں کو لوٹا جائے گا تو پھر ہمیں کہا جائے گا کہ آپ اس پر بحث نہیں کر سکتے۔ جب لوگوں کو قتل کیا جائے گا تو ہمیں کہا جائے گا کہ

اس پر آپ بات نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تو مرکزی قانون ہے، یہ تو آپ کے صوبے کا قانون ہی نہیں ہے، یہ حق ہم سے کیسے چھینا جا رہا ہے؟ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پولیس کو، جس طرح ایک اور Institution میں اس کی Merit اور Demerit میں نہیں جانتا کہ بیورو کریسی نے اچھا کام کیا یا غلط کام کیا ہے، اس کو تباہ کر کے چھوڑ دیا ہے۔ اب اس Institution کو بھی Centralize کر کے ایک لیفٹیننٹ جنرل کو مرکز میں چار میجر جنرلز کو صوبوں میں اتنے ہی بریگیڈیئرز کو ڈویژنوں میں اور پھر لیفٹیننٹ کرنلز کو ڈسٹرکٹس میں اور پھر کپتان اور لیفٹیننٹ کو تھانوں میں ایڈجسٹ کیا جائے گا۔ جناب سپیکر! اور ابھی جو شروع کیا ہے لیکن خیر میں نے کہا کہ Merits and demerits پر مجھ سے پہلے بات بھی ہوئی ہے۔ میں تو اس کی ٹیکنیکل بات کر رہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، بالکل ایک صوبہ بھی نافذ نہیں ہونے دے گا اس پولیس آرڈر کو، ہمارا پولیس ایکٹ موجود ہے۔ اگر کچھ کمی ہے، اگر کچھ ضرورت ہے تو ٹھیک ہے ہم اس پولیس ایکٹ میں Amendment لانے کو تیار ہیں۔ اس پولیس ایکٹ میں اگر کوئی اچھائی لانی ہے تو ہم اس پولیس ایکٹ میں Amendment لاسکتے ہیں، یہ ہمارا اختیار ہے، ہم اس میں Amendment لائیں گے اور اس ایکٹ کو اور مضبوط بنائیں گے، اس ایکٹ کو اور اچھا بنائیں گے تاکہ اس کی کارکردگی اچھی ہو لیکن جناب سپیکر، یہ ہمارے حقوق پر ڈاکہ ہے اور ہم اس ڈاکے کو برداشت نہیں کریں گے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب اکرام اللہ شاہ صاحب!

جناب اکرام اللہ شاہ (ڈپٹی سپیکر): شکریہ سر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر، یہ پولیس آرڈر باندے زمونہ حاجی بلور صاحب ہم بنہ تقریر اوکرو جی او دھغے نہ بعد عبدالاکبر خان صاحب ڍیر پہ تفصیل سرہ ددے پہ آئینی او قانونی پہلو باندے نرہ اوچولہ نوزما خیال دے چہ د زیات تفصیل خوئے ضرورت خکہ نشته دے جی، چہ دوئ چہ کوم اظہار خیال اوکرو نو دا بالکل صحیح دے خکہ چہ دا پولیس Subject چہ کوم دے نو دا یو صوبائی Subject دے جی او پہ دے کبن د قانون سازی کولو اختیار صوبے تہ او صوبائی اسمبلی تہ دے لیکن خنگہ چہ دوئ اووئیل چہ پہ آئین کبن دے تہ تحفظ ورکھے شوے دے او دا پولیس آرڈر چہ کوم دے، دا اوس وفاقی قانون جوڑ شوے دے۔ د صوبو پہ دے کبن نشته لکہ این۔ ڍبلیو۔ ایف۔ پی پولیس آرڈر یا سندھ پولیس آرڈر، دا نہ دی۔ دا یو

مرکزی قانون ترے جوڑ شوے دے نوچہ ہر کلہ مرکزی قانون ترے نہ جوڑ شو نو
 د صوبائی اسمبلیٰ خوپہ دے کبں خہ اختیار پاتے نہ شو جی، او دا پولیس آرڈر
 چہ کوم دے، چہ یو طرف تہ مونر د لوکل گورنمنٹ آرڈیننس خلاف لگیا یو نو
 ہغہ خولا بیا ہم لکہ چہ د 6th شیڈول نہ اویستلے شواو د غے کبں لیکہ چہ “No
 addition/alteration shall be made without the prior permission of
 the President” نوپہ ہغے کبں نے دا لایکلی دی چہ د پریذیڈنٹ د منظوریٰ
 نہ مخکبں پہ دے باندے پارلیمنٹ، قومی اسمبلی، سینٹ اوصوبائی اسمبلیٰ
 ہدو بحث نہ شی کولے۔ پہ ہغے کبں معمولی Coma یا Inverted Comas ہم
 پکبں نہ شی بدلولے او بیا دا پولیس آرڈر چہ کوم دے، دا خوبا لکل مرکز تہ لار
 چہ مرکز تہ لار نو دا پہ صوبائی خود مختیاری باندے یو ڊیر لوئے کاری ضرب
 دے۔ مونر ددے مذمت کوؤ او دا وایو دے خپل حکومت تہ د ٲولو ملگرو د طرف
 نہ، کیدے شی چہ زمونر سرہ ٲول پہ اتفاق رائے ورتہ دا اووائی چہ ددے پولیس
 آرڈیننس د نافذ کولو نہ با لکل انکار پکار دے خکہ چہ مونر دلته راغلی یو،
 دلته مونر ددے صوبائی اسمبلیٰ تحفظ بہ کوؤ او د صوبائی حقوقو تحفظ بہ
 کوؤ او پہ دے کبں چہ خوک مداخلت کوی مونر د ہغہ ملگرتیا نہ کوؤ جی، او
 قرارداد پہ دے راورل پکار دی یو متفقہ چہ یرہ مونر دا پولیس آرڈیننس چہ کوم
 دے، دا نہ منو۔

جناب سپیکر: جی، مولانا نظام الدین صاحب!

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب! د پولیس آرڈیننس پہ بارہ کبں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس آرڈر۔۔۔۔۔

مولانا نظام الدین: جی دے پولیس آرڈر پہ بارہ کبں، پہ دے کبں یوہ اہم خبرہ دہ چہ
 زنانہ، پکار دہ چہ زنانہ پولیس ہم وی خکہ چہ بعض وخت کبں کورونو تہ دننہ
 تلل ضرورت راخی او دہغے د پارہ زنانہ پولیس پکاروی لیکن تاسو تہ پتہ دہ چہ
 دوی د عمر کوم حد چہ مقرر کرے دے، ہغہ د 18 نہ واخلہ تر 30 سال پورے دے
 او دا با لکل زمونر پہ د صوبہ سرحد پہ دے معاشرہ کبں یو ڊیر غلط کار بہ وی
 چہ داسے دومرہ کم عمرہ جینکئی پہ پولیس کبں بھرتی وی۔ زما دا تجویز دے چہ

د دے د پارہ کم از کم شادی شدہ او د 30 سال نہ زیات عمر والا زنانہ بھرتی
کیڑی نوزمونر پہ دے معاشرہ کبئ بہ انشاء اللہ تعالیٰ د ہغے ڊیر بنہ اثر وی۔

جناب سپیکر: جی۔ امانت شاہ صاحب!

جناب امانت شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ پہ پولیس آرڊر باندے چہ کومے
خبرے او شوے جی، پہ دے کبئ یوہ ڊیرہ اہمہ خبرہ دادہ چہ نن پہ تھانر و کبئ د
یوایس ایچ او پہ خائے باندے دوہ ایس ایچ او گان ناست دی۔ مخکبئ بہ یوایس
ایچ او وو جی، ہغہ بہ ٲول کار سنہبالو لو۔ اوس دغے آرڊر سرہ دوہ ایس ایچ
او گان پیدا دی نوبو، یو خائے کبئ ناست وی او بل پہ بل خائے کبئ ناست وی
نو تفتیشی آفیسر د، بل یو داسے طریقہ ئے جوڑہ کرے دہ چہ ہغہ د ریلیف پہ
خائے باندے عواموتہ یو ڊیر لوئے نقصان ثابتیدے شی۔ زمونر خو خیال دا وو
چہ دا بہ ریلیف وی۔ بہر حال چہ کوم آرڊر صوبائی سبجیکٹ دے نو صوبے لہ
پکار دادی چہ پہ ہغے باندے ہم پورہ غور و حوض اوشی او چہ کوم بنہ خیزونہ
دی، ہغہ د ترے واغستلے شی او چہ کوم بے کارہ خیزونہ دی، عواموتہ د ہغے
نہ نقصان دے او تکلیف دے ترینہ، ہغہ د د ہغہ آرڊیننس نہ یا دہغہ آرڊر نہ
او ویستلے شی، او ایم ایم اے دا تسلیم کرے نہ دہ، بشیر بلور صاحب پہ خدمت
کبئ چہ ایم۔ ایم۔ اے تسلیم کرے نہ دہ چہ دا آرڊر یا ایل۔ ایف۔ او۔ د دے نہ
مخکبئ ہم بعضے پارٲو یا بعضے کسانو ہغہ تسلیم کرے وہ، ایم۔ ایم۔ اے
یوازے داسے نہ دی کری چہ گنے دوئی یو آرڊر ہغہ تسلیم کرے دے یا
ایل۔ ایف۔ او ئے مستقل تسلیم کرے دہ بلکہ زمونر مشرانو پہ دے باندے مستقل
دہغوی سرہ خبرے اترے کرے دی او یو حدہ پورے تلی دی او ہغہ ہم د خہ
مصلحت پہ بناء باندے تلی دی، خہ داسے نہ دہ چہ گنے مستقلہ ایل۔ ایف۔ او،
مونر دا وئیلی دی چہ پہ ایل۔ ایف۔ او کبئ کوم خیزونہ بنہ دی نو ہغہ د واغستلے
شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف پولیس، لږ پہ پولیس آرڊر باندے راشہ، پہ پولیس آرڊر باندے
خبرہ او کرہ، خہ تجاویز ور کرہ، خہ دغہ ور کرہ؟

جناب امانت شاہ: راحم جی، پہ پولیس آرڊر باندے ہم دغہ خبرہ کوؤ چہ چونکہ نن
اپوزیشن ہم الحمد للہ پہ دے باندے متفق دے۔ زمونر بہ ہم دا خواہش وی چہ

کوم بنه خیزونه دی هغه د ترے واغستلے شی، چه کوم خراب خیزونه دی هغه د پربینودلے شی او دغه شانتے چه کوم دوه ایس ایچ اوگان دی نو هغه یو ایس-ایچ-او ته د اختیار ورکړلے شی او دا دویم ایس-ایچ-او د د هغه نه اوویستلے شی۔

جناب سپیکر: فرح عاقل شاه صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! صرف د ریکارڈ درست کولو د پارہ دا عرض کوم چه هغوی زما نوم واغستو زه په Personal explanation باندے دا خبره کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، بشیر بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: د ایل-ایف-او چه ما خبره اوکړه نو دا هم، دا پولیس آرڈر چه دے نو په ایل-ایف-او کبن دے ته تحفظ ملاؤ شومے دے او په ایل-ایف-او باندے د ایم-ایم-اے مشرانو دستخطونه کړی دی۔ که دوی دستخط نه وے کړے نو دا ایل-ایف-او به د آئین حصه نه جوړیده۔ دا به اسمبلئ زما خیال دے دا با لکل، نو په دے وجه ما دا وئیلی دی چه دے ایم-ایم-اے والو پرے دستخطونه کړی دی، نور زما دا مقصد نه وو۔

جناب سپیکر: جی، عبدالماجد خان صاحب، عبدالماجد خان صاحب!

جناب امانت شاه: جناب سپیکر، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب عبدالماجد خان صاحب!

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر!

جناب امانت شاه: دا Personal explanation دے جی۔

جناب سپیکر: اوشو، هغه خوا اوشو Personal explanation اوشو جی۔ جی۔

جناب عبدالماجد: خومره پورے چه د پولیس آرڈر تعلق دے جی، کوم حالات چه نن سبا را پیدا دی د پولیس په مسئله کبن، چه تفتیش په یو سری کوی او پکر د هکر په بل سری باندے کوی نو هغه پکر د هکر چه کوم سرے کوی کنه جی، هغه خو د پرو لویو سختو ته مخامخ کبړی نو په دے سلسله کبن جناب، هغه تفتیشی بیا پوره

دلچسپی نہ شی اغستلے۔ بنہ به دا وی، خنگه چه امانت شاه صاحب اووئیل، خنگه چه جناب، زمونر بهائی صاحب اووئیل، عبدالاکبر خان صاحب اووئیل نو یقیناً چه دا پولیس رولز چه دی دا دومره دغه نه دی، البتہ مونر د پہ هغه کبن خه بنہ تعمیری تجاویز پیش کرو، پہ هغه کبن مونر تعمیری ترمیم د پیش کرو، دا به یوه بنہ طریقه وی جناب، او دا کومه چه اوس لاگو کیری پہ مونر باندے، دا دے صوبے د پارہ هم خرابه ده، دا دے عوامو د پارہ هم خرابه ده جی۔
والسلام۔

جناب سپیکر: جی، فرح عاقل شاه صاحب!

محترمہ فرح عاقل شاه: جی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، اچھا پیر محمد خان۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! کہ ددوہ درے خبرو اجازت وی نو؟

جناب سپیکر: بس اجازت دے درتہ۔

جناب پیر محمد خان: بنبه جی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایل۔ ایف۔ او خود مرکز خیرہ ده، ضرورت نشته هغه شوے ده۔ سپیکر صاحب! هغه فارسی کبن وائی چه "یکے چشم سیاه داری دیگر سرمه دروند کردی۔ کشته جانان بلا اند بلا کردی"

جناب سپیکر: تاسو به ئے ترجمہ کوئی، کہ نه مولانا محمد مجاهد صاحب به ئے ترجمہ کوی؟

جناب پیر محمد خان: علماء پرے ڀیر بنہ پوهیڑی ما لره لره فارسی وئیلے ده، دوئی زیاتہ بنہ وئیلے ده۔

جناب سپیکر: نه، چه مونر دا غیر علماء پرے پوهه کرے کنه۔

جناب پیر محمد خان: هسے وائی چه، زه به ئے Indirect بل شانتے لره ترجمہ اوکرم، لکه زه به اختیاراتو طرف ته اشاره اوکرم خیر دے، چه د چا سره لره غوندمے اختیار وی او هغه لره بنہ زیات کرے کنه، هغه شعر خو لره بل شانتے دے خو مطلب ئے دا اغستلے کیری چه که د چا سره لره غوندمے اختیار وی او هغه ته لره بنہ زیات

کرے او ہغہ، ہغہ اختیار پہ غلطہ طریقہ استعمال لولے شی او استعمال کرے ئے
 ہم وی نو دا خوبیا بالکل خالص د ہغہ خلقو کشتہ جانان دے لا لا بہ قتلیری۔
 لا خودا اختیارات، د ہر چا اختیار چہ دے نو ہغہ پہ یو محدود حد کین پکاروی
 خکہ چہ انسان یو داسے کمزورے خیز دے چہ دہ تہ اختیار تہ لکوئی د حد نہ
 زیات کرے نو بیا دے کنٹرول کیدے نہ شی خکہ چہ بل خائے کین وائی چہ "بنی
 ما بے زک سلطان ستم روا دارد زنده لشکر یا نیش ہزار مرغ بہ سیخ"
 وائی چہ کہ باچا سپاہی تہ او وائی چہ دے بنارتہ لار شہ او نیمہ دانہ اگئی راورہ
 نو دے چہ لار شی نو د نیمے دانے اختیار خوباچا ورکرو خود دے بہ وائی زر
 چرگان پہ سیخانو کین پیلے واپس راوری خکہ چہ دا اختیار ورتہ ملاؤ شوے
 دے لڑ غوندے، نو اختیار لکوئی محدود پکاروی، دومرہ زیات نہ وی پکار۔ بیا
 زہ بہ دا عرض او کریم سپیکر صاحب، چہ پہ دے اسمبلی کین زمونرہ بجت چہ پیش
 کیڑی نو د پولیس د پارہ مونرہ بجت پاس کوؤ او د پولیس د پارہ تنخواہ گانے
 مونرہ ددے اسمبلی نہ پاس کوو نو چہ بجت دا صوبائی اسمبلی پاس کوی،
 تنخواہ گانے مونرہ ددے خائے نہ پاس کوؤ او تنخواہ ورلہ مونرہ ورکوؤ او
 اختیار ئے بیا پہ مرکز کین د بل سرہ وی چہ نہ، تہ بہ زما پہ رضا باندے چلیرے،
 دا دیرہ غلطہ خبرہ دہ۔ دے طرف تہ دیرہ خصوصی توجہ پکار دہ چہ زمونرہ
 حکومت پرے ہم یو ستیند واخلی او مرکز تہ داسے دیرے غلطے فیصلے کول نہ
 دی پکار۔ تنخواہ زہ ورکوم، بجت زہ پاس کوم نو کہ اختیار ئے ستا سرہ وی نو
 بیا ہغہ تنخواہ رالیہرہ کنہ۔ ددے پولیس د پارہ د تنخواہ ہغہ رالیہری، ددے د پارہ
 د بجت رالیہری خکہ زما خو غریبہ صوبہ دہ، پہ دے غریبہ صوبہ کین زہ د ہغوی
 د پارہ پیسے ورکوم۔ پہ دے غریبہ صوبہ کین د ہغوی د وردئ د پارہ، د ہغوی
 د گاڈی، د خرچے د پارہ باقاعدہ پیسے مونرہ ورکوؤ نو ہغہ پیسے بہ زہ ورکوم،
 تنخواہ گانے بہ زہ ورکوم، تاوان بہ زہ ورکوم، خو اختیار بہ ئے بیا د مرکز سرہ
 وی، دا کوم انصاف دے؟ او دلته دا لاء ایند آرڈر مسئلہ چہ روزانہ راخی، پہ
 دے بنارونو کین راخی، بہر راخی، د سمگلرانو سرہ مسائل راخی، د ہغوی د
 کنٹرول کولو بہ شوک زمہ وار وی؟ مطلب دادے چہ ہغہ بہ ہم د مرکز سرہ وی
 کہ زما د دے صوبے سرہ بہ وی؟ چہ د مرکز سرے شو، قبضہ کین د ہغوی شو،

د هغه په رضا باندې چلپړی، زما په دې صوبه کېن امن وامن خو زه بیا نه شم راوستلې؟ دا خو بیا مرکز به ئے راوولی۔ بیا که یو سپاهی یا یو پولیس غلط کار کوی یا په یو ځائے کېن ضرورت دے، د لاء انید آرډر مسئله ده، نور واقعات راځی، په دے اسمبلی کېن د هغه په باره کېن لکه څه خبره او چتیدے شی، په دے اسمبلی کېن چه یو ممبر پاڅی او د هغه خلاف خبره کوی یا د هغه په حق کېن څه کول غواړی نو دلته به یو منسټر پاڅی، لاء منسټر به په هغه ساعت پاڅی، هغه به وائی چه دا مرکزی سبجیکټ دے ځکه دا د مرکز ملازمین دی، بنکاره خبره ده تاسو په دے باندے بحث نه شی کولے او دابه هغوی، لکه نن چه د یونیورسټی مسئله مونږ ته راځی، بعضے مسائل د یونیورسټی چه دی نو هغه بیا دا مسئله وی مونږ ته، ولے چه زمونږ په اختیاراتو کېن نه وی نو دے خبرے ته، زه دا عرض کوم چه دا داسے معمولی خبره نه ده، دا ډیره اهمه خبره ده۔ بل د لاء انید آرډر ټول اختیارات د دے سره تعلق لری نو چه دا زمونږ په کورونو چاپے لگول، دا مرکز ته ورکړی اختیار، دلته کېن د منسټرانو او د صوبائی حکومت لاس ته اوتږے چه دا کوم سپاهیان چه دی، کوم پولیس چه دے، دا به د مرکز سره وی نو نه دا صوبه چلیدے شی، نه حکومت چلیدے شی، نه چیف منسټر پکېن څه چل کولے شی، نه پکېن بل منسټر کولے شی۔ لهدا دا ډیره اهمه خبره ده او دا د واپس مرکزی حکومت واخلی۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: جی، سکندر شیر پاؤ صاحب! په پولیس آرډر باندے تقریر کول غواړی کنه؟ ځکه چه بیا۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: ما دا پوائنتس لا دغه کړی نه دی جی نو۔

جناب سپیکر: نه، بیا خو دغه کیږی بس، جی۔

جناب سکندر حیات خان: بس ټھیک شوه جی۔

جناب سپیکر: بڼه جی۔

جناب مظفر سید: زه ولاړ ووم جی، هغه دے نه وو۔ ستاسو نظر هغه طرف ته شو، هسے زه ولاړ ووم۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب؟

جناب مظفر سید: او جی۔

جناب سپیکر: نہ، نہ ماوئیل چہ ہغوی پرے خہ وئیل غواہی؟ نوم ئے ور کرے دے
خکہ، عبدالاکبر خان!

جناب مظفر سید: سر! نو ما تہ اجازت دے، زہ او کریم؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ یو طرف
تہ چہ عبدالاکبر خان اوز مونر۔ نورو فاضل ممبرانو خومرہ پہ تفصیل سرہ پہ ہغے
بانڈے خبرہ او کرہ نو Repetition نہ دے پکار، اگرچہ پہ ہغے کین مونر تہ د
Amendment حق نہ دے حاصل او ہغہ صدر پاکستان تہ حاصل دے خومونر
خپل آواز اوچتولے شو او اوچتولے پکار دی۔ جناب سپیکر صاحب! یو طرف تہ
دومرہ ڊیرا اختیارات او ہغوی تہ دومرہ لوئے اختیارات ملاویدے شی، بل طرف
تہ د امن و امان صورت حال دادے چہ ما ہغہ بلہ ورخ ہم عرض کرے وو چہ
خاصکر پہ ملاکنڈ ڊویژن کین، پہ مالاکنڈ ایجنسی کین چہ کوم بد صورت حال
دے چہ ہغہ، ہلتہ ہیخ یو کس د مازیگر نہ، د ما بنام نہ پس با لکل پہ دغہ لارہ
بانڈے سفر نہ شی کولے۔ پہ دغہ خائے کین یو داسے اڊے دی چہ ہغے تہ گاڊی
تبتولے کیری، سری ور تہ تبتولے کیری۔ د سری د سر قیمت ئے لگولے دے، د
گاڊی قیمت دے او بیا د خلقو سرہ بارگینگ کیری، ڊیل ورسرہ کیری او بیا بیرتہ
تھیک تھاک راخی او مونر پرے ہیخ پوہہ نہ شو چہ دلته دے پولیسو خہ او کرل؟
او ہلتہ کمانڈنٹ وو او ایس پی ئے ور تہ راوستلے دے، ہغہ ئے کمانڈنٹ کرے
دے، ہلتہ نور ہم یو بد غوندے صورت حال دے۔ ددے وجے نہ خاص کر پہ
مالاکنڈ ایجنسی کین چہ خومرہ سنگین صورت حال دے د ہغے خو نوٹس
اغستل پکاردی چہ یرہ پہ ہغہ خائے کین خلقو تہ بلکل تحفظ نشتہ، خلق غیر
محفوظ دی او آئے دن پہ ہغے کین دومرہ واقعات کیری خو مونر خاموش
تماشائی ناست یو۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! پہ لاء ایند آرڊر Situation بانڈے بحث کوے کہ
پہ پولیس آرڊر بانڈے بحث کوے جی؟

جناب مظفر سید: بس پہ پولیس آرڈر مے بحث کوؤ، پہ پولیس آرڈر مے بحث کوؤ خو بل طرف تہ ئے Out put دادے۔ ددے وجے نہ مونر د دے مذمت کوؤ او خنگہ چہ زمونر فاضل ممبرانو او وئیل چہ ددے Accept کولو تہ کم از کم صوبہ سرحد تیار نہ دے جی۔

جناب سپیکر: جی، امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! چہ کوم دا پولیس ایکٹ دے او وړاندے د Colonial نظام د وخت نہ راروان دے، پہ ہغے کبن ہم ډیر Flaws دی او ډیر مشکلات ورکبن شتہ د امن و امان پہ حوالہ سرہ خو چونکہ اوس چہ کوم دا د پولیس آرڈر 2002 خبرہ کیڑی، ملگرو پہ ہغے باندے خپلے رائے ورکړے نو یقیناً مونر لہ وړاندے ہم ډیپارٹمنٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

مولانا امان اللہ حقانی: مونر لہ ہم ډیپارٹمنٹ جی، پہ دے د بریفنگ بندوبست کرے وو او دائے وئیلی وو چہ یرہ د صوبو نہ ئے پہ دے کبن Recommendations او تجاویز غوبنتلی دی۔ ددے د ریفارمز د پارہ خوبیا د هغوی نہ مونر سوال او کړو چہ یرہ دا خو مونر پورہ سٹہی کرے نہ دے، تاسو مونر لہ ددے کاپی راولپڑی، مونر بہ پہ دے باندے پورہ سٹہی او کړو، بیا تاسوتہ مونر بہ تجاویز درکړو۔ د هغے نہ پس جی، بیا ہیخ پتہ اونہ لگیدلہ نو زما جی، تجویز دادے چہ پہ دے باندے د اسمبلی ممبران، هغه د پرے پورہ پہ دے باندے یو کمیشن جوړ شی، پہ دے د تجاویز ورکړے شی چہ کومے خبرے، دا خو چونکہ یقیناً چہ کوم دا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس نافذ شوے دے او اوس دا پولیس آرڈر 2002 ئے ہم د هغے دوجے نہ دوی لاگو کرے دے نو پہ دے کبن ډیر Flaws شتہ دے جی، او یقیناً دا من و امان مسائل د هغے د وجے نہ ډیر پیدا دی نو زما جی، خپلہ تجویز دادے چہ پہ دے باندے د زمونر د صوبائی اسمبلی ممبرانو یو کمیشن جوړ شی او د دے د پورہ مکمل سٹہی او کړی، بیا د تجاویز وړاندے ورکړی۔

جناب سپیکر: تاقاسی صاحب!

جناب ابراہیم خان: جی، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! زمونرہ پہ دے
علاقہ کبئی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ پولیس آرڈر باندے خبرہ۔۔۔۔۔

جناب ابراہیم خان: او جی او، ہم ددے متعلق دہ۔ خہ کسان جی ماتہ راغلل۔ هغوی
اووئیل چہ زمونرہ دا علاقہ دہ گلبرگ، زما د حلقے حصہ دہ، وئیل ئے چہ پہ دے
کبئی یو خائے دے جی، چہ د بدکاری اڀہ دہ۔ پہ هغے کبئی ما د پولیس آفسرانو
سرہ بار بار رابطے او کرے۔ پولیس آفسرانو بہ جی، دا اووئیل چہ زمونرہ سرہ
داسے خہ اختیار نشته دے د دے متعلق، نوزہ دا وایم جی، چہ کلہ یو سیگرت
والا اونیسسی، پہ هغه پسه خو سیرچرس واچوی۔ کلہ چہ جی، یو عام سرے روان
وی، هغه د شک پہ بنیاد کبئی نیولے شی، کلہ چہ یو غریب سرے جی، ددوہ درے
سوه روپو کپرے والا پہ سائیکل باندے روان وی، هغه خودوئ اونیسسی، د هغه
نہ هغه کپرا واغستلے شی خودا اختیار جی د دوئ سرہ نشته دے چہ اعلانیہ
طور هغه خائے کبئی بدکاری کپری خود پولیس انتظامیہ دا وائی چہ زمونرہ سرہ
پہ دے کبئی خہ اختیار نشته دے نوزہ دا وایم چہ د دوئ سرہ ددے اختیار شته
دے چہ سیگرت والا اونیسسی سیرچرس ورپسه واچوی، دا اختیار ورسرہ شته
چہ یو غریب سرے ددرے سوه، خلور سوه روپو کپرا وی ورسرہ پہ سائیکل روان
وی، پہ هغه پسه منڊے وهی وهی جی، پہ هغه مخکبئی ورخو کبئی یو واقعہ
داسے اوشولہ چہ پہ هغه سائیکل والا پسه ئے دومرہ منڊے اووهلے جی، چہ
هغه سائیکل ایکسیڈنٹ اوکرو او د هغه دوہ درے سوه روپو کپرا ورسرہ وه او
هغه غریب چہ دے پہ ایکسیڈنٹ کبئی وفات شولو خودے پولیس ظالم چہ دے،
هغه پرے نہ بنودلو، نو دا وایم جی چہ دغه اختیار د دوئ سرہ شته دے او دا
ورسرہ نشته دے۔ پہ هغے کبئی جی ما پوره انتظامیہ سرہ بار بار رابطہ اوکرہ او
پولیس دومرہ جرات او نہ کرے شو چہ پہ هغه زنانہ باندے لاس واچوی۔ هغه
وجہ خہ بنائی چہ ددے زنانہ خاوند یو بالا آفسر دے، نوزہ دا وایم چہ زمونرہ،
ما هغوی تہ لکہ دا ہم اووئیل چہ یرہ مونرہ خود اسلام پہ نامہ باندے راغلی یو
او مونرہ تہ خلق دا وائی چہ ستا سو پہ اسلامی حکومت کبئی ہم چہ دا خیز بند نہ
شی نو دا بہ خوک بندوی؟ د دے د پارہ ہم زما دا درخواست دے چہ د دے د

پارہ د ہم خہ قانون جوڑ کرے شی چہ دغہ خلقو تہ ہم خہ سزا پہ دے کبئ ملاؤ
شی جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب!

جناب جمشید خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہ پولیس آرڈر باندے جناب سپیکر، ڈیرے خبرے اوشوے۔ عبدالاکبر خان صاحب، بشیر بلور صاحب او ڈاکٹر صاحب پرے ڈیرے خودے خبرے او کرے۔ زما پہ خیال باندے دا د حکومت د پارہ یو ڈیر بنہ دغہ دے جی، د تیبنتے یوہ لار ورتہ ملاؤ شوہ، کہ بیا اپوزیشن ریکوزیشن کبئ د امن و امان خبرہ کوی نو دوی پکبئ وئیلے شی بنکارہ چہ یرہ دا خود مرکز Subject دے او مونبرہ بہ ترے نہ خلاص یو۔ ددوی د پارہ د ریلیف یو لار ملاؤ شوہ او زما پہ خیال پولیس چہ دلته خہ کوی، ہغہ ٲول مونبرہ تہ، تاسو ٲولو تہ پتہ دہ او پہ دے کبئ د اصلاحاتو خبرے پکار دی او پہ دے کبئ خہ داسے طریقہ پکار دہ چہ اپوزیشن او حکومت داسے طریقہ جوڑہ کری چہ د پولیس د دے مظالم نہ دا خلق دمہ شی او عوامو تہ خہ ریلیف ملاؤ شی۔ ڈیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مٹرشاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مٹرشاہ صاحب!

جناب مٹرشاہ: جناب سپیکر صاحب! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ د پولیس آرڈر پہ بارہ کبئ خبرہ شروع وہ، زہ د خپلے علاقے پہ حوالہ باندے خبرہ کوم چہ عجیبہ خبرہ دا دہ چہ تقریباً ٲلور پنخہ ورخے او شولے چہ زمونبرہ علاقے تہ یو ایس۔ ایچ۔ او صاحب رابدل شوے دے، ہدایت اللہ شاہ صاحب، الحمد للہ ہغہ پہ پنخہ ورخو کبئ ہغہ علاقہ داسے Cover کرلہ چہ بدمعاشان ئے اونیول، قاتلان ئے اونیول۔ شو ورخے مخکبئ دشب قدر بازار، ہغہ د امن خائے نہ وو، د سکون خائے نہ وو لیکن کلہ چہ دا ایس۔ ایچ۔ او صاحب راغے نو ہغہ د امن او د سکون خائے او گرخیدو۔ د دے نہ مخکبئ د پولیس پہ گاڍو کبئ بدمعاش بہ لارو، ہغہ تہ تحفظ وو، د علاقے خلقو تہ تحفظ نہ وو۔ زما مقصد دادے چہ کوم

د پوليس آفسران چه ايس-ايچ-او وي يا ډي-ايس-پي صاحب وي او هغه بدمعاشانو ته تحفظ ورکوي او عوامو ته مشکلات پيدا کوي، پکارده چه د هغوي خلاف انکوائري او شي چه د دے نه مخکښ يعني څومياشته تقريباً ايس-ايچ-او وو، دهغه په وخت کښ داسه حالات جوړ وو او دے راغے، دے هم انسان دے، الحمدلله هغه هم انسان وو- زما مقصد دادے چه دے ته پوره توجه ورکړے شي، انکوائري اوشي چه کوم کسان د قوم حفاظت نه شي کولے، هغوي له بيا د آفسري درجه ولے ورکړے کيږي؟ هغه آفسران د راشي او هغوي له د د ايس-ايچ-او يا ډي-اس-پي درجه ورکړے شي چه کوم د قوم حفاظت خو کولے شي کم از کم- په علاقه کښ يو څو د شمار ايس-ايچ-اوز دي يا ډي-ايس-پيز دي چه هغه د علاقه صحيح طريقے سره حفاظت کولے شي او صحيح طريقے سره د قوم خدمت کولے شي- اکثر پکښ داسه دي چه هغه نه شي کولے او هغه نه علاوه زه دا خبره کوم چه زمونږ د شبقدر سره چه کومه ايريا ده، په دے 25 ديهاتو کښ نو د شبقدر علاقه تقريباً څه ډيره حده پورے بڼه ده ليکن چه بيا پشاوړضلعے سره کومه ده، هغه با لکل د بد امنی اډه ده او هلته د پوليس چه کومه نفري مقرره نو صرف د هغه تهانرے د چار ديوارئ حفاظت کوي، د هغه نه بهر با لکل نشي وتلے- د تهانرے په خوا کښ قتل و قتال کيږي، هغوي بهر نه اوځي، د تهانرے په خوا کښ گاډي لوټ کيږي، هغوي بهر نه اوځي نو بيا په دغه ځائے کښ د دے پوليس ضرورت څه دے؟ زما مقصد دادے چه د پشاوړ ضلعے سره چه د کوم پوليس تعلق دے، د کومو تهانرو تعلق دے، د هغه د پوره تپوس او کړے شي چه دغه خلق خپله ډيوټي په صحيح طريقے سره اوکړي- دغه علاقه په حواله زه خبره کوم، دلته باري کورونه ورته وائي، خنجرين ټاپو، په هغه کښ د سرور په لاس باندے چرگان جنگيږي، جوارئ پکښ کيږي، مېزان جنگيږي، د هغه نه علاوه، دا د منگل په ورځ باندې کيږي او بيا د اتوار په ورځ باندے عائشے کورونه، پرچاوے ورته وائي، په هغه ځائے کښ هم دغه معاملے شروع وي نو بيا د دے 25 ديهاتو چه دا د دے علاقه سره شامل دي، د دے مقصد څه شو؟ يا خود دا ايجنسي سره شامل شي چه هر سرے خپل ټوپک راواخلي او خپل حفاظت کوي او يا د د علاقه سره صحيح شامل شي چه خلق په

امان سرہ، پہ اطمینان سرہ خیلہ زندگی تیرہ کری او پولیس دیوتی کوی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: دیرہ مہربانی جی۔ سلمی بابر صاحبہ!

محترمہ سلمی بابر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب کہ آپ نے مجھے کچھ بولنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: میں تو ہمیشہ کوشش کرتا ہوں۔ آپ مائیک آن کریں تو میں تو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ سلمی بابر: ایک منٹ کی بات کرتی ہوں مگر بات یہ ہے کہ یہاں عبدالاکبر صاحب نے اور باقی تمام ہمارے جتنے بھی معزز اراکین نے بات کی ہے، میں ان کی تائید کرتی ہوں اور کہتی ہوں کہ اگر ہم اپنے حقوق کی خاطر خود نہیں لڑیں گے تو اور کوئی یہاں نہیں آئے گا۔ ایک گھر میں آپ چولہا رکھتے ہیں، چولہے پر پکانے والا کوئی نہیں ہوتا، سودا بھی نہیں ہوتا، پھر آپ کیسے کہیں گے کہ ہم اس میں کھائیں گے یا اس سے ہانڈی بنائیں گے؟ میں آپ سے تھوڑی سی یہ گزارش کرتی ہوں اور پرزور گزارش کرتی ہوں کہ اپنے صوبے کے حقوق کے لئے لڑنا ہمارا حق ہے۔ آپ اپنی اس چیز اور اپنے اس قانون کو اپنے ہاتھ میں رکھیں، اپنی Power اپنے ہاتھ میں رکھیں اور کسی کو بھی نہ دیں کیونکہ یہ ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کاشف اعظم صاحب!

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کاشف اعظم صاحب!

جناب کاشف اعظم: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ددے تول بحث نہ پس دا یو Consensus پہ دے ایوان کین Develop شو چہ پولیس آرڈر یا پولیس آرڈیننس 2002 چہ کوم دے، ہغہ غیر آئینی ہم دے، غیر قانونی ہم دے۔ خنگہ چہ عبدالاکبر صاحب اووٹیل، نہ صرف د صوبائی حقوقو خلاف ورزی دہ بلکہ د انسانی بنیادی حقوقو ہم دا خلاف ورزی دہ۔ ددے سرہ بہ، خنگہ چہ زما مشر بشیر بلور صاحب اووٹیل، یو بے لگام اس بہ شی دا پولیس والا، بلکہ زہ وایم چہ پولیس ادارے نہ بہ یو مافیا جوہ شی او State within the state تصور د دے نہ زمونہ ذہن تہ راخی او دوئی خو وائی عمل درآمد پہ ہغے نہ کیبری خو پہ دے باندے ددیرے مودے نہ عمل درآمد شروع دے لکہ بغیر د وارنٹ نہ گرفتاری، پہ کور باندے د شپے چاپے وھل، پورئ بہ او لگوی، پولیس بہ

ورواوری، بغیر لیڈیز پولیس نہ کارروائی کول، پہ ہفتو ہفتو سرے ساتل بغیر ایف آئی آر نہ، ما سرہ اوس Recently یو واقعہ اوشوہ، زہ پہ لارہ راتلم پہ یو جماعت کبئ پہ لارہ باندے مونخ راغلو چہ اومے کتل یو خو کابلان ماشومان اودریدل وئیل ئے چہ مونزہ ئے ہغہ ورخ نیولے وو، درے ورخے خو مونزہ تیرے کپے، داوہ اووہ، اتہ اتہ کالو ماشومان وو او زما نہ چہ کوم مشرورور دے، ہغہ اوس ہم پولیس سرہ دے۔ یونیورسٹی ٹاون تھانرے والا قصہ وہ، ما چہ یونیورسٹی ٹاؤن تھانرے والہ نہ تپوس او کپرو نو ہغہ ماتہ او وئیل چہ پریردہ مرہ کابلان دی نو ما ورتہ او وئیل چہ د خدائے بندہ، کابلے دے خوانسان خودے، مسلمان خودے، ہفتہ ہفتہ پورے ہغوی بغیر دغہ باندے ساتل او زہ ئے بیا دومرہ مجبورہ کرم چہ ما پی آئی جی صاحب تہ او وئیل، ہغہ ماتہ او وئیل چہ دا بے گناہ دی۔ وئیل ئے چہ ما ہفتہ تفتیش کپے دے، بے گناہ دی خوزہ بہ ئے پہ آرام نہ پریردم۔ بیا زہ مجبور شوم چہ ما پی آئی جی صاحب تہ او وئیل چہ یرہ دا تاسو خہ کوئی؟ نو دغہ وجے نہ دا پولیس آرڈریننس یا پولیس چہ کوم دے دا یو مادر پدر آزاد محکمہ دہ او د دے سرہ بہ نورہ ہم شی نو لہزا زمونزہ د تولو، د دے ٲول ایوان دا یو آواز دے چہ دا خبرہ تھیک نہ دہ۔ دا زمونزہ اختیار دے، پہ دے اختیار باندے ہغوی د قابض کیدلو کوشش کوی نو مونزہ د دے بھر پور مذمت ہم کوؤ او انشاء اللہ تعالیٰ دا کوم آواز مونزہ چہ د دے اسمبلی نہ اوچتوؤ نو انشاء اللہ تعالیٰ دا بہ مونزہ را ایسا روؤ۔ زمونزہ حکومت ہم پہ دے کبئ سنجیدگی سرہ دلچسپی اخلی۔ پہ اخباراتو کبئ ہم مونزہ گورو د تولو صوبو پہ دے اعتراض دے، د خلوروارو صوبو پہ دے اعتراض دے خکہ چہ ٲول پہ دے خبرہ باندے پوہیری چہ دا زمونزہ اختیار او زمونزہ د حق سلب کولو د مرکز یو کوشش دے۔ ہغہ خان نور ہم طاقطور کوی، خو چہ کلہ صوبے طاقتورے وی نو د ہغے سرہ بہ دا وفاق چلیری۔ چہ د صوبے سرہ خپل اختیار وی، د امن و امان ذمہ واری د صوبائی حکومت دہ، چہ د ہغے سرہ خپل اختیار وی نو ہغہ بہ جوابدہ وی، خنگہ چہ دوئی اشارہ ہم او کپہ چہ سبا مونزہ وایو چہ دا د مرکز نہ تپوس کوؤ ہر یوہ خبرہ بہ مونزہ بیا مرکز تہ او رو، وپہ وپہ خبرہ ہم نو لہذا زہ ہم د دے ٲولو ملگرو د دے آواز سرہ خپل آواز شاملوم۔ والسلام۔

جناب سپیکر: جناب نادر شاہ!

جناب نادر شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا کوم پولیس آرڈر یا دوئی چہ کوم آرڈیننس جاری کرے دے، د دے پہ بارہ کین نو دا فیل شوے نظام دے جی۔ د انگریزانویہ وخت کین، 1862 کین دا سسٹیم ہغوی چلولے دے او ہغہ ناکام شوے دے او نیمہ صدئ نہ خہ سیوا، خہ پچھتر، اسی سال شوی دی او ہغہ سسٹیم زمونر۔ صدر صاحب دوبارہ زمونر پہ ملک کین نافذ کول غواری نو کہ فرض کرہ دا داسے صحیح سسٹیم وے او د چلیدو قابل وے نو پہ ہغہ وخت کین بہ خلقو چلولے وے او تر اوسہ پورے بہ راروان وے اوبلہ دا دہ چہ کہ اختیار د صوبے نہ واخلی او مرکز تہ لارشی نوبیا بہ دلنہ د صوبے نہ شوک تپوس کوی او دلنہ بہ صوبائی حکومت خنگہ لاء ایندہ آرڈر پہ خپل لاس کین کنٹرول کوی؟ او بل دا کوم سسٹیم چہ راغلی دے، مخکینے خود دے دپارہ مجسٹریٹ او پی سی وو۔ ہغوی نہ بہ چاتپوس کولے شو چہ یرہ مطلب دا دے، حالات کنٹرول شی لیکن اوس خو پہ دے سسٹیم کین تہ د چا نہ تپوس ہم نہ شے کولے چہ بھی دا حالات بہ شوک کنٹرول کوی؟ خلقو بانڈے کہ لائپھی چارج کیبری، کہ شوک وھلے کیبری، کہ گولئی چلیبری، یو شتر بے مہار غوندے سسٹیم ئے راوستے دے نو زمونر۔ پہ دے بانڈے ڊیر زیات خدشات دی۔ تھیک دہ کہ چرتہ پہ پولیس ایکٹ کین پہ صوبہ کین خہ کمے وی نو پہ ہغے بانڈے غور کیدے شی، تبدیلی پہ ہغے کین، د اصلاح کولو کوشش کیدے شی خو چہ تہ پورہ ٲول اختیار د صوبے نہ مرکز تہ یوسے نو دا پہ صوبائی حقوقو بانڈے یو ڊاکہ دہ۔ لہذا مونر۔ د دے مذمت کوؤ۔

جناب سپیکر: یا سمن خان صاحبہ!

محترمہ یا سمن خان: شکریہ جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بڑا اہم مسئلہ اور پولیس موضوع بحث بنی ہے۔ آج نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ اس ایوان میں پولیس کے بارے میں بات ہوئی۔ ایک بات بڑی مشہور ہے کہ پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی لیکن پولیس اپنے اختیارات کا اتنا زیادہ ناجائز استعمال کرتی ہے کہ یہ مقولہ الٹا ہو جاتا ہے۔ اسکی ایک بہترین مثال مانسہرہ ٹول پلازہ پر دیکھنے میں آئی تھی اور وہاں پولیس انسپکٹر جب شہید ہوئے تو بیٹنگ وہ پولیس کے لیڈر تھے لیکن اسکا دکھ

صرف پولیس کو ہی نہیں تھا، اسکا دکھ پورے عوام کو تھا، پورے مانسہرہ کو تھا لیکن پولیس نے اپنا ناجائز اختیار استعمال کیا۔ انہوں نے گاڑیوں کو توڑا پھوڑا، وہ خود ہی محافظ، خود ہی لٹیرے بن گئے جو بڑی دل شکنی کی بات ہے۔ انہیں چاہیے کہ اپنا رویہ ایسا رکھیں کہ لوگوں کے لئے ایک مثال بنے، مثالی رویہ انہیں اختیار کرنا چاہیے لیکن انہوں نے اپنے اختیارات کو غلط استعمال کیا، انہوں نے گاڑیوں کو توڑا پھوڑا، لوگوں کو زخمی کیا۔ آج بھی وہ لوگ مانسہرہ کے ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ان کو کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔ جب امن وامان کی آپ بات کرتے ہیں تو آپ ساری ذمہ داری پولیس پر ڈالتے ہیں۔ ٹھیک ہے لیکن بحیثیت شہری ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں بنتی ہیں۔ آپ یہ سوچیں کہ کیا ہم وہ ذمہ داریاں اچھے طریقے سے نبھا رہے ہیں؟ کیا ہم ان ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں؟ بیشک ہم وہ نہیں کر رہے ہیں۔ جب ہم قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی جرم ہی نہیں کیا، یہ بھی غلط بات ہے۔ تو مسئلہ یہ ہے کہ امن وامان کی صورت حال یقیناً اس وقت بہتر ہوگی جب پولیس اور عوام بھی سب ساتھ ملکر چلیں گے۔ اس معاشرے کو صرف سدھارنے کا جو ذمہ ہے، وہ پولیس کے سر ہی نہیں ہے، وہ ذمہ داریاں ہم پر بھی عائد ہوتی ہیں اور وہ ہم نے بھی پوری کرنی ہیں لیکن جب ہم بات کرتے ہیں پولیس آرڈر کی تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امن وامان کے سارے مسئلے کی ذمہ داریاں ہم نے اپنوں پر سے ہٹا دی ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے لیکن ہم اپنے صوبے کے جو علاقے ہیں تو وہاں کے حالات کے مطابق اس ایکٹ میں تبدیلی لائینگے۔ ہم اپنے حالات کے مطابق اس میں Amendments لاکر اسمیں اچھائی کی راہ نکالیں گے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ پیسے ہم اپنی جیب سے ادا کریں اور بے اختیار ہو کر رہ جائیں۔ ہم یہ بالکل نہیں چاہتے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، جی امیر رحمان صاحب، امیر رحمان صاحب!

جناب امیر رحمان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! زمانہ مخکنے خو ملگرو خبرے او کرے پہ دے باندے پہ تفصیل سرہ، خو زہ ہم پہ دے باندے یو خو خبرے کول غوارم چہ دا پولیس آرڈر چہ کوم دے، چہ دے کبن دوئ لہ د ڊیزلو، د پیترو لو پکبن ہم دا دغہ او کپی، ورسرہ دگا ڊومرمت او د تنخواگانو، تھانرے ہم ڊیرے زیاتے خرابے دی چہ دھغے ہم مرمت اوشی، نفری د ہم زیاتہ کرے شی او ورسرہ د دوئ دکواترو دپارہ دہم بندوبست او کرے شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس آرڈر۔۔۔۔

جناب امیر رحمان: پہ دے خو خبرے کومہ جی، راخم ورپسے رور وکنہ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب امیر رحمان: دلته کین دوئی خبره او کړه چه یره دوئی رشوتونه اخلی، دغه کوی نو دا داسے مسلمانان دی چه د جماعت امام له څوک سرسایه هم نه ورکوی۔ بله خبره دوئی دا او کړه چه یره ماشومان ئے نیولی وو، دغه کړی ئے وونو جی، دوئی خود جماعت امام نه بوخی خو هم دغه شان جوارگر غلط سرے به نیسی۔ دلته کین زه د خپلے صوابی مثال تاسوته درکوم چه زمونږ په صوابی کین چه کوم آفسران دی د پولیس، ایس پی دے یا ایس پی گان دی یا نور کوم ملگری نو هغوی بنه بنه کارونه هم کړی دی۔ زما په حلقه کین دیرمولو کلی او دنارنجی کلی دشمنی وه، د دغه مردان دی آئی جی صاحب په مشرئ کین، د دغه پولیس آفسرانو په مشرئ کین یو جرگه جوړه شوے وه، هغوی له ئے روغے صفالے کړی دی۔ دغه شان د دے نه مخکین د افیمومسئله راغلی وه نو هغه ئے هم ډیر په اتفاق د دے ایم پی اے گانو، د دے ملگرو په صلاح مشوره کړے وه۔ زما نه مخکینے زمونږ د چارسدے ورور ممبر صاحب هم خبرے او کړے۔ چه د کوم ایس ایچ او خبره ئے او کړه، هغه هم واقعی صوابی سره تعلق ساتی او یوایمانداره آفسر دے نو دے حکومت له داسے پکار دی چه څنگه رنگ په صوابی کین زمونږه ایس پی صاحب دے یا دوه ایس پی گان دی یا دکالو خان تھانږے کوم ایس ایچ او دے چه د دغه آفسرانو حوصله افزائی او کړی۔ دوئی له څه انعام یا څه ایوارډ ورکړی نو سپیکر صاحب، دغه یو څو خبرے وے چه ماتا سوت ته او کړے۔

جناب سپیکر: ډیره بنه ده، دبشیر بلور صاحب د خبرو تائید د او کړو۔ میرے خیال میں دو Winding up speech ہوں گی۔ ایک پراونشل فنانس کمیشن پر سردار اوریس صاحب کی ٹی بریک کے بعد اور دوسری فضل ربانی صاحب کی پولیس آرڈر پر، لہذا The House is adjourned۔
-for tea break, Inshallah, we will meet after tea break.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقف کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب بشیر احمد بلور: زه قرارداد پیش کرم؟

جناب سپیکر: اد ریبرئی جی کنہ، دا۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: چہ خلق راشی نو بیا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! مونرہ پہ دے پولیس آرڈر بانڈے بحث اوکرو جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اد ریبرہ جی، چہ منسٹر صاحب Speech اوکری، بیا مطلب دادے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: د Wind up نہ پس؟

جناب سپیکر: بالکل، آؤ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: نو دا خو پکار دی جی، گورہ دا خو، تاسو راغلی یئ، تاسو ناست یئ، پکار خودا دہ چہ چا مونرہ تہ Wind up speech کولے چہ ہغوی خو ستاسو نہ مخکینے راغلی وے۔

جناب سپیکر: محترم فضل ربانی صاحب!

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! پولیس آرڈر بانڈے چہ کوموفاضل ارکانو بشیر بلور صاحب، ڈاکٹر سلیم صاحب، عبدالاکبر خان صاحب، رفعت اکبر سواتی، اکرام اللہ شاہد، امانت شاہ، حقانی صاحب، مظفر سید، قاسمی صاحب، جمشید صاحب، کاشف اعظم، نادر شاہ صاحب، امیر رحمان، مٹھر شاہ صاحب او نورو ملگرو کومے خبرے پیش کرے، یقینی خبرہ دا دہ چہ عوام پولیس تہ حکومت وائی۔ چہ کلہ د پولیس نظام سبت وی خلق وائی حکومت صحیح دے، کلہ چہ د پولیس نظام خراب وی خلق وائی حکومت خراب دے، خکہ چہ پولیس عوامو سرہ ڈائریکٹ Related دی او دلته مختلف تجاویز راغلل، آئین کبن پولیس نہ پہ فیڈرل لسٹ کبن شتہ او نہ پہ Concurrent list کبن شتہ او پہ دے وجہ دا صوبائی Subject دے۔ پولیس آرڈر 2002 ئے پہ شیڈول Sixth کبن اچولے دے او ہغے تہ ئے پہ ہغے تحفظ ورکھے دے۔ پہ مارچ 2003 کبن "کابینہ پولیس ریفارمز کمیٹی" بنی

پولیس آرڈر پر، اسکے ہم نے تقریباً بیس تک اجلاس کئے۔

ایک آواز: نیمہ اردو دہ، نیمہ پښتو۔

وزیر خوراک: "زبان یار من ترکی و من ترکی نہ می دانم" ادھر اردو والے بھی ہیں تو میں

پشتو میں بولوں گا کہ اردو میں بھی بولوں گا؟

جناب سپیکر: بہر حال، بہر حال Translation کا بندوبست ہے، آپ کو اجازت ہے۔

وزیر خوراک: مہربانی د N.R.B. پہ میٹنگ کبھی پہ اسلام آباد کبھی صدر پاکستان د

دے خبرے یقین دہانی ور کرہ چہ کہ چرے وزیر اعظم او خلور وارہ وزرائے اعلیٰ
پہ دے پولیس آرڈر کبھی پہ ترامیم متفق شی نوزہ بہ بیا دہغے منظوری ور کوم
او ہغہ بہ ماتہ قابل قبول وی خکہ چہ د دے پولیس آرڈر پہ سیکشن 184 کبھی ئے
Clear لیکلی دی چہ: "without prejudice to the power of federal

government to amend this order, and the provincial government,
may with the prior approval of the chief executive of the Islamic
republic of Pakistan, amend, vary or modify any provision of this
order, related to the province on the basis of its specific

requirements and circumstances " Clear ئے اولیکل، مونہرہ پہ دے

باندے، پہ دے پولیس آرڈر کار او کرو۔ اولئی تجربہ زما دیشاور پہ CPO کبھی
اوشوہ خکہ چہ زہ یو عوامی نمائندہ یم او دعوامی نمائندگی پہ وجہ زہ منسٹر
یمہ۔ چہ کلہ پہ CPO کبھی د پولیس بریفنگ وو مونہرتہ او پہ ہغہ دوران کبھی، د
پولیس بریفنگ پہ دوران کبھی د ڈزو آواز راغے او چہ کلہ ما پوبنتنہ او کرہ آئی
جی پی نہ چہ ڈزے د خہ شی دی؟ نو ہغہ او وئیل چہ جی، آرمی والا چاند ماری
کوی، ہغوی ڈزے کوی او نبنے اولی۔ چہ کلہ ڈزے سیوا شوے او ما پوبنتنہ
او کرہ نو ہغہ یو خپل آفسر تہ او وئیل چہ تہ معلومات او کرہ چہ دا ڈزے د خہ شی
دی؟ ہغہ راغلو وئیل چہ جی، جلوس دے او دہ فوری بیا او وئیل چہ جی جلوس
راروان وو او دا د دسترکت گورنمنٹ د ملازمینو جلوس وو راتلو او دوئی
دسی ایم ہاؤس نہ گھیرہ کولہ او مونہرہ پہ ہغوی باندے، لکہ دا اولئی تجربہ زما
اوشوہ چہ یرہ غلط Statement ور کول او ہغہ یو خبرے لہ بل رنگ ور کول، چہ
کلہ یو خائے کبھی د "پولیس ریفارمز کمیشن" چٹرمین ناست وی، ہغہ تہ یو
بریفنگ ور کرے کیری، پہ ہغے دوران کبھی لکہ داسے، لکہ دا د دے خبرے
ہغہ مشتبے نمونہ از خروارے چہ یرہ لکہ دا خبرے شتہ او عوامو سرہ ظلمونہ
کیری۔ بیا دے سلسلہ کبھی مونہرہ صحافیان، وکیلان، پولیس آفیسرز،

ریٹائرڈ بیورو کیٹس او عوامی خلق، تاجران او اخبار کبن مو ور کپل، خلق مو راغبنتل، خلق مو او ریدل او هغه نه یو رپورت جوړ شو چه په یکم اکتوبر 2003 باندے مونزه کابینے ته دے پولیس آرڈر باندے Presentation ورکړو او کابینے بیا فیصله او کړه چه ماہرین قانون، ممتاز وکلاء، پارلیمانی پارٹی کے رہنماوں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے نمائندے، ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کے چیئر مین، هغه ټول را او غواړئ او هغوی ته د دے Presentation ورکړی، مونزه د هغوی Point of view او د هغوی Recommendation هم په دے رپورت کبن شامل کړل، خپل رپورت مو Modify کړو۔ اول مونزه په 42 سیکشن کبن د Amendment تجاویز پیش کړی وو۔ بیا مونزه 27 ته راغلو او چه کله مونزه په فرنٹیئر هاؤس اسلام آباد کبن څلورو وارو وزرائے اعلیٰ ته بریفنگ ورکړو نو په هغه کبن په Twenty two Amendments زمونزو یو بل سره اتفاق رائے او شوہ۔ هم دغسے مونزه، دے کمیشن په 10 فروری 2004 باندے وزیر اعظم ته د څلور وارو وزرائے اعلیٰ مخکبنے بریفنگ ورکړو او فی الحال مونزه دے ته آخری انیس ترامیم تجویز کړی دی چه تاسو په دے کبن انیس ترامیم راولئ۔ سیکشن (1) 11 لاندے فیڈرل گورنمنٹ به نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن ته یو لسٹ پیش کوی او نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن به د دے لسٹ نه درے نومونه راوباسی او دا د دے نومونه به دوئ صوبے ته پیش کوی او صوبه به د پی۔ پی۔ او یعنی دائی جی پی دپاره، پراوینشل پولیس آفیسر دپاره په دے کبن دیو نوم اغستو پابنده وی۔ دریو کالونه مخکبنے به صوبائی حکومت دا پی۔ پی۔ او نشی بدلوالے او فیڈرل گورنمنٹ به Any time دے Recall کولے شی۔ مونزه دوئ ته او وئیل چه دا چونکه د Law and order situation ته د آئی جی پی تعیناتی او دهغه د واپسی اختیار صوبائی حکومت ته ورکړی۔ صوبائی خود مختاری، چه کله صوبه کبن څه لاء ایند آرڈر مسئله وی نو صوبه ذمه داره ده او چه کله ته آئی جی پی راولے، هغه به ته فیڈرل گورنمنٹ نه راولے۔ هم دغه څائے Section 11(5) لاندے آئی جی پی به Ex-officio secretary وی او دهغه نه علاوه به ده سره اختیارات وی۔ چه واحد سیکرٹری به داوی چه د ده به سی۔ ایم تبدیلی نه شی کولے او دے به د صوبائی رولز آف

بزنس نہ بھر وی۔ د Upgradation Post creation تہول اختیار بہ آئی جی پی سرہ وی۔ اوس دا اختیار وزیر اعلیٰ تہ ہم نشتہ، دا کابینے تہ دے۔ پہ دے وجہ مونہرہ دوئی تہ پہ دے کبن دا تجویز پیش کرو چہ دا صحیح نہ دہ۔ چہ دے بہ دسیکشن 21 لاندے رینجزم جوہ وی، حدود بہ ہم متعین کوی، د پولیس ستیشنو تقسیم بہ ہم کوی۔ مونہرہ دوئی تہ دا تجویز ور کرو چہ دلته صوبہ د یونین کونسلو تقسیم، دپتوار سرکلو تقسیم، د انتخابی حلقو تقسیم، د سب ڈویژنو وغیرہ دمحکمہ انہار، د ریونیو، دا تہول مدنظر کری نو ہغہ جوہ وی۔ دا تہول اختیار دہ تہ نہ دے پکار چہ دے کوم خائے کبن پولیس ستیشن وروکے کوی، غتہ وی او کہ دے خومرہ پوستونہ Create کوی او خومرہ پہ ہغے کبن د فنانس Involvement راعی، دسیکشن 33 لاندے پہ دے آرڈر کبن ضلعی ناظم دلاء اینڈ آرڈر ذمہ وار گر خولے شوے دے او ہغہ تہ د پولیس کنٹرول کولو ہیخ ادارہ جاتی یا ہیخ انتظامی کنٹرول اختیارات نہ دی ور کرے شوی او پہ دے وجہ باندے دسترکت ناظم پہ دے کبن بے اثرہ دے۔ دلته د پیشترے واقعہ شوے وہ۔ د پیشترے پہ واقعہ کبن د فیاض خلیل قتل، پہ ایبٹ آباد کبن د ڈاکٹر فاروق قتل او دغسے چہ کوم رفعت اکبر سواتی خبرہ او کرہ، پہ مانسہرہ کبن، ہلتہ تہول پلازہ کوم خائے کبن دہ او پولیس پہ بازار کبن دننہ خلق راگیر کرل او پہ بازار کبن نے پرے دننہ لاتیھی چارج او کرو، آنسو گیس نے پرے استعمال کرو، ڈزے نے او کرے او د ہغے نہ ہغہ صورت حال جوہ شو چہ یو پکبن قیمتی جان ضائع شو۔ دا چونکہ د اختیاراتو پہ دغہ تقسیم کبن نہ د دسترکت ناظم سرہ اختیار شتہ او پہ دغہ نظام کبن دا دسترکت پولیس آفسر نور ہم مضبوط شو۔ پہ دے وجہ مونہرہ ہغوی تہ دا وٹیلی دی چہ پہ دے باندے خہ Institutional control نشتہ او پہ دے باندے پہ ہر ضلع کبن یو مرکزی با اختیارہ ادارہ پکار دہ چہ ہغہ د امن وامان دانظام نور د موثر کنٹرول کولو دپارہ کار او کری او د Situation صحیح Assessment او ہغے تہ Remedial measures چہ خہ پکار وی، ہغہ تجویز کری ہلتہ او د ہغے تعین او کری او پہ ہغے آرڈر ور کری۔ د سکیش 37 نہ تر 96 پورے د ضلعی صوبائی کمیشنو خبرہ دہ۔ پہ دے کبن یو Complicated طریقہ کار دے دسیکشن او دا ہم د صوبائی د دائرہ اختیار نہ

بھر دہ او دا کمیشن بہ نہ صوبائی حکومت تہ جوابدہ وی، نہ بہ صوبائی اسمبلی تہ جوابدہ وی او د دے د تشکیل دپارہ خہ داسے طریقہ کار ہم وضع کرے شویے نہ دے۔ پہ دے وجہ مونبرہ دوئی تہ دا تجویز پیش کرے دے چہ د دے پہ خائے ضلعی او صوبائی پولیس کمپلینٹ اتھارٹیز جوڑ کرے چہ ہغوی لہ داختراتو او د ذمہ داری او د صوبائی حکومت او د صوبائی اسمبلی اختیارات ور کرے شی او مونبرہ دوئی تہ دا د سکیشن 106 لاندے د ضلعی او صوبائی پولیس کمپلینٹ اتھارٹیز تہ لے ذمہ داری پہ گوتہ کرے دی او ہغہ مونبرہ پہ بلیک اینڈ وائیٹ کبن راوستی دی۔ دغسے د سکیشن 112 لاندے ستینڈنگ پولیس آرڈرز د صوبائی حکومت د منظورئی نہ بغیر ہم آئی جی پی نافذ کولے شی او ہغہ چہ خنگہ مونبرہ دوئی تہ دا وئیلی دی چہ دا صحیح نہ دہ۔ صوبائی حکومت بہ رولز Examine کوی، ہغوی سرہ خپل دپیار تمنتس دی، خپل سیکرٹریز دی، د ہغوی ذمہ داری دہ او ہغوی بہ دے کبن Financial Implications گوری۔ دغسے د صوبائی حکومت پہ دائرہ اختیار کبن دا تہول کار پکار دے۔ پہ دے وجہ خنگہ چہ وائی چہ Rules should always be interpreted and implemented intelligently, cleverly and tactfully، پہ دے وجہ زمونبرہ صوبائی حکومت دوئی تہ پہ دے باندے بروقت او بنہ صحیح خپل Observations، خپل تحفظات او ہر خہ ور کرے دی۔ دلنہ چہ کومہ خبرہ زمونبرہ رونرو او کرہ، مونبرہ دوئی سرہ ہم اتفاق کوؤ، چہ یوخل بیا د صوبائی اسمبلی ممبران او دا ملگری ہم دوئی تہ پہ دے یو تفصیلی بریفنگ ور کرے او کہ نور ہم خہ تجاویز وی خو سکیشن 184 لاندے چہ کلہ د امینڈمنٹ اختیار چاتہ نشتنہ نو مونبرہ دوئی تہ او وئیل چہ نہ، چہ Federal Government may amend, vary or modify any provision of this order relate to the federation, but the provincial government, may amend, vary or modify any provision of this order relating to the province، تہ ہلتہ ناست یئے او تہول اختیار خان سرہ اخلے، دا غلط دے۔ کہ د فیڈرل گورنمنٹ خبرہ وی، تہ او کرہ خو کہ چرے د پراوینشل گورنمنٹ وی نو دہغے تہول اختیارات د سکیشن 184 لاندے خان سرہ اغستل، دا صحیح نہ دہ۔ ہغہ ملگری چہ چا دلنہ مونبرہ پہ دے کبن تجاویز را کرل، مونبرہ دہغوی مشکور یو او انشاء اللہ امید لرو چہ دا

تولہ خبرہ بہ عوامی نمائندہ گان پہ دے کوی چہ د پولیس نظام بنہ شی۔ زمونہر گورنمنٹ د پولیس تنخواگانو کبش ہم اضافہ کرے دہ، زمونہر گورنمنٹ دا تجویز ہم پیش کرے دے چہ مونہر تہ پولیس فورس سیوا کری۔ زمونہر گورنمنٹ کبش د امن وامان پہ صورتحال کبش ڍیر زیات جوانان شہیدان ہم شول خو بیاہم مونہر دا وایو چہ پہ دے کبش نور ہم د اصلاحاتو ضرورت دے او پہ دے کبش د شتر بے مہار غوندے کار نہ دے پکار، بلکہ د صوبائی اسمبلی او د صوبائی حکومت د نگرانی لاندے چہ کوم اصلاحات وی، چہ ہغہ اوشی۔ مہربانی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زہ ڍیر زیات مشکور یمہ د آنریبل منسٹر صاحب چہ ڍیر Detail کبش ہغوی جواب دخیل Wind up speech او کرو او خنگہ چہ پہ آخر کبش ہغوی خبرہ او کرلہ چہ یرہ دا زمونہرہ، زمونہرہ ہم بنیادی خبرہ دا دہ چہ پہ دے کبش د ترمیم ورکولو نہ مطلب دا شو چہ مونہر دا شے او منلو، یعنی دا مونہر Concede کرہ چہ داشے شتہ دے او دا زمونہر حق نہ دے، دا د ہغوی حق دے۔ مونہر صرف ترمیم ورکرو چہ تاسو پکبش دا ترمیم وچوئی۔ جناب سپیکر! زہ یوریکویسٹ کوم چہ چونکہ Wind up speech او شو، د رول 240 لاندے ماتہ کہ د رول 124 د Suspension اجازت مو را کرو چہ زہ یو قرارداد پیش کریم جی۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر سر! ایک ریکویسٹ تھی۔ سر! پولیس آرڈر کے متعلق تو تمام، آپ تو قومی اسمبلی میں یہ مان چکے ہیں تو اب اس پر مزید انکی کیا تجویز ہے؟ اگر یہ تجویز تھی تو ان کو چاہیے تھا کہ اس وقت جب انکا ایل۔ایف۔ او پر فیصلہ ہونا تھا تو اس پولیس آرڈر پر بھی یہ ان سے بات کر لیتے جی۔ اس وقت بات ہوئی نہیں سر، تو اب اس کو میرے خیال میں اس طرح اچھالنا، میں اچھا نہیں سمجھتا سر۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس کے متعلق مرید کاظم صاحب کی، ہم تو Conditionally بھی متحدہ اپوزیشن کے جو سات نکات تھے، ان پر ہم نے Compromise کیا ہوا ہے۔ ہماری طرف وہ پتھر پھینک رہے ہیں۔ یہ تو سارے کا سارا بغیر امنڈمنٹ کے بھی مان چکے ہیں اور یہ انکی حامی تھی۔ (تالیاں)

سید مرید کاظم شاہ: سر! پھر انہوں نے دستخط کیوں کئے ہیں؟ اگر انہوں نے نہیں مانا تو پھر آپ نے دستخط کیوں کئے جی؟ آپ نے ایل۔ ایف۔ او میں ترمیم کیوں کی؟ کیا آپ ایل۔ ایف۔ او کو مان کر اس میں اپنی ترمیم کو۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ ہمارے Purview میں آتا ہے اور وہ تو ہمارے Purview میں نہیں تھا۔ سید مرید کاظم شاہ: نہیں سر، ایک چیز میں، یہ مرکز میں ان کے تابع ہیں تب ہی تو بات ہو رہی ہے۔ وزیر قانون: نہیں، وہ ہمارے Purview میں نہیں آتا لیکن اخبارات کی زینت کے لئے یہ باتیں ہو رہی ہیں۔ ہم نے جو مانا ہے تو متحدہ اپوزیشن اس وقت ایک تھی اور وہ بلاوجہ، بغیر کوئی وجہ بتائے ہم کو بھوڑ کر، نہ ہمیں یہ بتایا کہ کس بات پر رخصت ہو گئی۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ریکارڈ کی درستگی کے لئے، منسٹر صاحب کو میرے خیال میں پتہ نہیں، کہاں سے انہیں پتہ چلا کہ متحدہ اپوزیشن اکٹھی تھی؟ مگر جس وقت یہ ایل۔ ایف۔ او کی طرف گئے تو متحدہ اپوزیشن ٹوٹ گئی اور انہوں نے ایل۔ ایف۔ او کو ووٹ نہیں دیئے اور ان لوگوں نے ایل۔ ایف۔ او کو ووٹ دیا اور اسکی وجہ سے وہ۔۔۔۔۔ (تالیاں / قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: ماتہ غور۔ شہ جی، ماتہ غور۔ شہ جی۔ وزیر قانون: جناب! میں سات نکات کی بات کر رہا ہوں۔ سات نکات جو تھے وہ متحدہ اپوزیشن نے Raise کئے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، میں تھوڑی۔۔۔۔۔ (قطع کلامی) جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! یہ باتیں Irrelevant ہیں۔ میرے خیال اسی پہ آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں ایجنڈے پر جو عبدالاکبر خان نے نکتہ اٹھایا ہے، اسکے بارے میں ہے جی، اس سلسلے میں ہے اور وہ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر خوراک: اصل میں جناب سپیکر صاحب، یہاں جو بات چھیڑی گئی، خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہتر یہ ہوگا کہ اگر آپ لاء منسٹر صاحب سے قرارداد کے بارے میں، کہ یہ اس میں Discuss نہیں کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ قرارداد پیش کرنے سے پہلے آپ رولز کو Suspend کر دیں تو وہ Speech کریں گے اور اس دوران ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر Discuss کر لیں گے اور پھر قرارداد پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ آپ بیٹھ جائیں۔ میں تو کتنا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ امنڈ منٹ لانا چاہتے ہیں تو میٹنگ اس میں وہ امنڈ منٹ لے آئیں۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! دوئی لہ تائم ور کرئی چہ دوئی خپلو کنب کینی چہ خہ صلاح مشورہ اوکری خپلو کنب، هغے نه پس داسے یکدم دغه راوستل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا Meanwhile، جناب سردار ادلیس صاحب! پراونشل فنانس کمیشن پر Wind up speech ہے، پراونشل فنانس کمیشن پر۔

وزیر بلدیات: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! پہلے ایک شعر ہو جائے:

پہلے خود دار تو مانند سکندر ہو لے پھر جہاں میں حوس شوکت دارانی کر

جناب سپیکر! تھوڑا سا مقصد سمجھا دوں، پھر تو آپ کو اردو پڑھنی پڑیگی جی۔ جناب سپیکر، یہاں میں سب سے پہلے معذرت خواہ ہوں کہ پی۔ایف۔ سی کی پوری Speeches کے دوران یعنی جب ڈسکشن تھی تو میں یہاں پر موجود نہیں تھا اور اس کا جواب بھی فنانس منسٹر صاحب نے دینا تھا لیکن ہمارے ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Notes لئے ہیں اور یقیناً جن معزز اراکین اسمبلی نے اس سلسلے میں اپنی آراء پیش کی ہیں اور جس طرح سے تجاویز دی ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ان تجاویز کی روشنی میں ہم Next جو فنانس کمیشن ایوارڈ ہے، اس کو اناؤنس کریں گے۔ ایک بات یہ جو لوکل گورنمنٹ سیکشن (d) 120 کے تحت اسکو Form کیا گیا ہے جس کے ٹول Seven members ہیں اور اس میں جو فنانس منسٹر ہیں، وہ اس کے چیئرمین ہیں جو لوکل گورنمنٹ منسٹر اور دو سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے جنہوں نے اس سلسلے میں ڈائریکٹریٹ کی ہو، ایک ڈسٹرکٹ ناظم اور ایک تحصیل ناظم اسکے ممبرز ہیں۔ گوکہ جو میرے نوٹس میں آیا ہے کہ آرٹیکل 118 اور آرٹیکل 119 کے تحت یہ حوالہ دیا گیا ہے کہ یہ اس کے Contradiction کے اندر ہے لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے سال جو ایوارڈ ہم نے دیا تھا، وہ جو اس سے پچھلے سال

سابقہ گورنمنٹ نے دیا تھا، ہم تقریباً اس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں لائے تھے اور اس وجہ سے جو ٹوٹل ہمارا Divisible pool تھا، ہم نے % 60 اس میں سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اس سلسلے میں دیا تھا اور چالیس پر سنٹ ہم نے صوبے کے پاس رکھا۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، معزز اراکین کی بھی توجہ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات: اس ضمن میں ہم نے % 60 جو ٹوٹل Divisible pool سے ڈسٹرکٹس کو دیا ہے اور چالیس پر سنٹ ہم نے یہاں پر دیا جبکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر % 35 Less than نہیں ہونا چاہیے اور یقیناً اس پر مختلف اراکین صوبائی اسمبلی کی یہی تجویز تھی کہ اگر 35 ہمیں Allow ہے تو اس کو 35 % ہی کیا جائے لیکن اس ضمن میں میرے مختلف ہمارے Seasoned politician ہیں، عبدالاکبر خان اور بشیر بلور صاحب اور دوسرے اراکین سے بھی اس سلسلے میں مشورہ ہوا ہے کہ جو بھی ان کے Obligatory expenses ہیں، ہم یہاں پر ایسا فیصلہ ہر گز نہیں کریں گے، ظاہر ہے اس پر ابھی جو پروانشل فنانس کمیشن کا اجلاس ہو گا تو اس اجلاس میں، جس طرح ہر اجلاس میں ہم ان کو چیک کرتے ہیں کہ آیا جو ہم نے Recommendation دی ہے، جس طرح سے ایوارڈ دیئے ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کے مطابق اخراجات کر رہی ہے یا نہیں کر رہی ہے اور پچھلے سال کا بھی ہم نے بارہا بیٹھ کر چیک کیا ہے اور ان کو گائیڈ لائنز پر اوٹیشنل گورنمنٹ نے جو ایشو کی ہیں، ان کے مطابق عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟ اور اس ضمن میں کہیں پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے تو اس پر ہم نے ان کو وارننگ بھی دی ہے اور ان کو ہم نے بلا یا بھی ہے اور متعلقہ ڈی سی او کو بھی بلا یا ہے کہ جو گائیڈ لائنز صوبائی حکومت نے دی ہیں یا جو گائیڈ لائنز پروانشل فنانس کمیشن نے دی ہیں، ان گائیڈ لائنز پر عمل کیا جائے۔ ہم نے جو % 60 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیئے ہیں، ان کی Distribution کچھ اس طرح ہے کہ % 60 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنے پاس رکھتی ہے اور % 30 تحصیل یا ٹی ایم اے کو دیتی ہے اور دس پر سنٹ یونین کونسل کو لیکن اس پچھلے دور میں ہمارے پاس بہت سی شکایات آئی ہیں کہ ٹی ایم اے کو Proper طریقے سے فنڈز، انہوں نے صحیح ٹائم پر نہیں دیا اور اس وجہ سے ان کو فنانشل مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان کی فنانشل مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے اس دفعہ یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس دفعہ ایوارڈ جب ہم اناؤنس کریں تو تیس پر سنٹ ہم Directly،

پلیز سر-----

جناب سپیکر: چونکہ آپ لوگوں نے بہت اہم نکات اٹھائے ہیں، منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں، اگر آپ توجہ سے سنیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس دفعہ میں نے یہ تجویز دی ہے کہ جو تیس پرسنٹ فنڈنگ ایم ایز کو جانا تھا، جو ٹاؤن کونسل اور تحصیل کو جانا تھا، وہ Directly ان کو ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ وہاں ڈسٹرکٹ اور تحصیل کے درمیان جو Linkages کی کمی ہے اور ڈسٹرکٹ اور تحصیل کے درمیان جو Communication gap ہے اور وہاں پر ایک confrontation کھڑا ہو جاتا ہے اور بہت سے ٹاؤنز ہمیں کہتے ہیں کہ ہمیں پیسہ ٹرانسفر نہیں ہوتا تو (تالیاں) جناب سپیکر، اس دفعہ ان کو Directly ٹرانسفر کرنے کے سلسلے میں یہ تجویز ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ، اس کا پروسیجر کچھ اس طرح سے ہے کہ جب ہم فنانس کمیشن کے اندر اس کی Recommendations کو فائل کرتے ہیں تو پھر یہ کیسٹ میں جاتا ہے اور کیسٹ کو دو ہفتوں کے اندر اس کی منظوری دینی پڑتی ہے۔ اگر کیسٹ کی اس کے اوپر کچھ Reservations ہیں تو دوبارہ فنانس کمیشن کے پاس آئے گا پھر فنانس کمیشن اس کی Reservations کو دور کریگا اور پھر اس پر گورنر صاحب نے فنانس ایوارڈ کا نوٹیفیکیشن ایشو کرنا ہے۔ اس کا کچھ اس طرح کا طریقہ کار ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جتنی بھی اراکین صوبائی اسمبلی کی اس پر آراء آئی ہیں، ان آراء کی روشنی میں ہم Announcement اس کے مطابق کریں گے۔ جہاں تک % 35 یا 60% سے کم کرنے کا تعلق ہے، میں یہ چاہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کی حیثیت سے اور ایک ایم پی اے کی حیثیت سے اور یہاں پر جتنے بھی ہمارے اراکین ہیں، ان کے مفادات اور پراونشل گورنمنٹ کے مفادات کا تحفظ کریں گے اور ہم کوئی ایسا فیصلہ ہرگز نہیں کریں گے جس سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بالکل Disable ہو جائے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اپنے جو Obligatory اور ان کے Daily جو کام ہیں، وہ کہیں اس میں متاثر نہ ہوں اس لئے کہ انہی اخراجات سے Hospitals کے لئے بھی ہم دیتے ہیں اور ان ہی اخراجات سے سکولز اور دوسرے جو Obligatory expenses ہیں، وہ بھی ادا کرتے ہیں۔ لہذا ہم اس کا بغور جائزہ لیں گے اور وہاں پر ہر ایک ڈسٹرکٹ کا ہم جائزہ لیں گے تاکہ وہاں پر کوئی ایسا Decision نہ ہو جس سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بالکل جام ہو جائے۔ ہم یہ چاہیں گے کہ اس نظام کو ہم آگے چلائیں، ہم اسے چلانا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ گلی، نالی وغیرہ کا سارا کام لوکل گورنمنٹ کرے۔ یہ نیچے کی سطح پر جو Participation، یعنی جو گراس روٹ لیول پر Participation کا جو فلسفہ ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ کامیاب ہو لیکن ہم اس طرح

سے ہرگز نہیں چاہیں گے۔ ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کی کہیں پر حق تلفی ہو (تالیاں) جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ہم جو ہدایات یا جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو گائیڈ لائنز دیتے ہیں تو اس سلسلے میں بھی اس طرح کی گائیڈ لائنز دیتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ یہ فنڈز کہیں صرف روڈز کی مرمت پر لگ جائیں یا پورے کے پورے روڈز پر لگ جائیں تو اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے جو گائیڈ لائنز دی ہیں کہ ان کے پاس %60 جو بچ جائے گا، اس میں سے وہ %40 ہیلتھ سیکٹر کے اندر، %30 سبجوکیشن کے اندر اور %30 سوشل سیکٹر کے اندر، جس میں پانی کی فراہمی اور جو دوسرے فنڈز ہیں، لہذا پی ایف سی کی جو ریگولر میٹنگز ہوتی ہیں، جو Quarterly میٹنگز ہوتی ہیں کہ آیا وہ مطلوبہ گائیڈ لائنز کے اندر کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں؟ دوسرا تمام فنڈز کو Consolidate کرنے کے لئے اس کو ہم Compile بھی کرتے ہیں، From time to time ان کی میٹنگز بھی کرتے ہیں کہ وہ فنڈز صحیح طرح سے خرچ ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے؟ ابھی جو Latest ہمارے پاس فروری تک فیگرز آئے ہیں، جو Utilization ہے تو تقریباً %34 فنڈز کی Utilization ابھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ لیول پر اس طرح کی Utilization ابھی نہیں ہو رہی ہے اور وہاں پر بہت سے دوسرے اس کے جو Hurdles ہیں، وہ یہ ہیں کہ وہاں پر بہت سے ڈسٹرکٹ کونسلز ابھی تک، چونکہ وہاں پر ان کو کونسل سے پوری منظوری لینا پڑتی ہے اور بہت سے ڈسٹرکٹس ابھی کونسل سے بھٹ Approve بھی نہیں کر سکے ہیں لیکن اس کے لئے بھی ہم طریقہ کار نکال رہے ہیں تاکہ اس کو سہل بنایا جائے، آسان بنایا جائے اور وہ فنڈز Proper طریقے سے، جس مقصد کے لئے ان کو دیا گیا ہے، گراں روٹ لیول پر پبلک Participation کے حوالے سے اپنے فیصلے وہ خود کر سکیں اور جو ڈیمانڈز ہیں وہاں کے لوگوں کے مسائل کے حوالے سے، وہ مسائل نچلی سطح پر حل ہوں۔ جناب سپیکر! ایک اور بات جو ہمارے نوٹس میں آئی ہے اور پی۔ ایف۔ سی نے اسے بہت Serious لی ہے کہ ڈسٹرکٹس کے لیول پر جو کونسل کے ممبرز ہیں، جو کونسل کے ناظم ہیں، ان کو Proper طریقے سے، سب کو فنڈ مساوی نہیں مل رہا یا جہاں پر ضرورت ہے، اس کے مطابق وہاں پر فنڈ نہیں مل رہا۔ اس پر بھی ہم نے بڑا Serious view لیا ہے اور اس دفعہ ہم یہ ہدایات ایشو کر رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی امتیاز نہ کیا جائے، وہاں پر اپنوں اپنوں کو نوازنے والا سلسلہ نہ کیا جائے بلکہ اس کو صحیح طریقے سے، جہاں پر ضرورت ہے، Demands driven کے حوالے سے، جہاں پر اس چیز کی ضرورت ہے وہاں پر کیا جائے یا سب کو مساوی طور پر کیا جائے لیکن جناب عالی!

میں یہ بات کرتے ہوئے بڑے افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ پچھلے تین سالوں سے ہمیں کوئی ایسا بڑا منصوبہ نظر نہیں آتا سوائے دو، تین، چار کے کہ ہم نے اربوں روپیہ ان پر لگایا ہے، ہمیں کوئی بڑا منصوبہ نظر نہیں آیا اور ہمیں مرکزی حکومت کی طرف سے گزشتہ ڈیڑھ سال کے اندر جو امداد ملنی چاہیے تھی، وہ ہمیں نہیں ملی۔ جناب عالی! میں آج یہاں پر یہ بھی عرض کروں گا کہ بہت سے ڈسٹرکٹس کو، باوجود اس کے کہ ہم %60 دے رہے ہیں، باوجود اس کے کہ تمام تحصیلوں کو %30 ٹرانسفر ہو رہا ہے، باوجود اس کے کہ یونین کونسلز کو دس پرسنٹ مل رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی نوشرہ کے اندر اور کبھی ٹانک کے اندر اور کبھی کرک کے اندر محنت کش روڈوں پر آرہے ہیں اور ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، ان کا چولہا نہیں جل رہا۔ جناب عالی! اس سسٹم کے اندر بہت سی خامیاں بھی موجود ہیں، ایسی ایسی خامیاں موجود ہیں کہ جس کا سکینڈ فیوچر تھا تو مرکزی گورنمنٹ نے ہمیں Transitional فنڈز دینے تھے، وہ Transitional فنڈز نہیں مل رہے ہیں جناب عالی۔ جناب سپیکر! اگر مرکزی گورنمنٹ ہمیں فنڈز ریلیز نہیں کرے گی، اگر وہاں پر Transitional فنڈز نہیں آئے گا، جس طرح کراچی کے لئے جناب صدر صاحب نے انتیس ارب روپے Announce کیا ہے اور وہاں پر سارے پرائیکٹس شروع کئے ہیں اور صدر صاحب نے ریفرنڈم کے دوران اس شہر کے لئے، اس پشاور شہر کے لئے ایک ارب روپے کا اعلان کیا تھا اس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا اور جب شوکت عزیز صاحب کے پچھلے بجٹ کے دوران ان کو ہم نے یہ کہا تھا اور خود وہ کہہ رہے تھے کہ اس پر ہم غور کریں گے، اسی طرح سے جو Transitional فنڈز تھے، جو ہمیں گرانٹ ملنی چاہیے تھی لوکل گورنمنٹ کو، اس سسٹم کو چلانے کے لئے کہ یہاں پر نئے Offices بننے ہیں، تحصیل کے Offices بننے ہیں، یہاں پر یونین کونسل کے Offices بننے ہیں اور بہت سے ڈسٹرکٹس کے پاس ابھی تک گاڑیاں بھی نہیں ہیں، بہت سی تحصیلوں کے پاس گاڑیاں موجود نہیں ہیں۔ یہاں ہمارے اراکین اسمبلی کے بھائی بھی بہت سے ہیں، کوئی تحصیل ناظم ہیں، کوئی ڈسٹرکٹ ناظم ہیں، وہ ہمیشہ مجھے کہتے ہیں کہ وہاں پر گاڑیوں کی کمی ہے۔ دوسری طرف ہم نے گاڑیوں پر Ban لگایا ہوا ہے اس وجہ سے کہ کہیں سب کے سب گاڑیوں کی خریداری میں نہ لگ جائیں لیکن ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے اور مرکز کو ہماری مدد کرنی چاہیے تھی اس سسٹم کو چلانے کے لئے، ایک نئے سسٹم کو چلانے کے لئے صوبے کے پاس جو وسائل تھے، ہم نے تو سارے وسائل جھونک دیئے ہیں اس سسٹم کو کامیاب کرنے کے لئے لیکن اس کے باوجود ابھی تک یہ سسٹم کامیاب نہیں ہو سکا Unless it is

supported by the Federal Government. اور ہماری وہاں سے جو مدد کرنی چاہیے تھی، جب تک وہ وہاں سے نہیں آئی گی تو اس وقت تک تحصیلز کی، اس وقت تک ڈسٹرکٹس کی اور اس وقت تک یونین کونسلز کی، صرف اور صرف اگر %60 کی بجائے ہم ان کو %70 بھی دے دیں تو ان کی ضروریات کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔ میں گزارش کروں گا کہ اس ضمن میں جتنے بھی اراکین اسمبلی کی آراء ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ان کی روشنی میں ہم جو Next تین سال کے پی۔ایف۔ سی ایوارڈ جب Announce کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو مشوروں کی روشنی میں وہ Announce کریں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب خود میرے تفصیلی خبرے اوکھلے خود زونر چہ کوم پوائنٹونہ وو چہ زونر۔ د ڈسٹرکٹس سرہ زیاتے کیبری، د یو ممبر سرہ، د بل ممبر سرہ زیاتے کیبری یا مادا او بنائیل چہ پہ یو Constituency کبھی د خوارلس کرورو روپو اشتہار راغلے دے۔ چرتہ وزیران صاحبان د کرورو نو او زونر حلقہ کبھی کار نہ کیبری نو د ہغے پہ بارہ کبھی ئے خو خبرہ او نہ کرہ۔ مونبرہ خو د ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پہ بارہ کبھی دومرہ خبرے کرہے ہم نہ دی خومرہ تفصیل سرہ چہ دوئی خبرے او کرہے۔ زونر جھکرہ چہ دہ ہغہ زونر د خیلو علاقو د ممبرانو صاحبانو پہ وجہ باندے دہ چہ یرہ زونر سرہ زیاتے کیبری او دوئی دا ہم وائی چہ کسی ڈسٹرکٹ میں زیادتی نہیں ہوگی، ہر ڈسٹرکٹ ممبر کو صحیح طریقے سے نو د ڈسٹرکٹ ممبرانو سرہ زیاتے بہ نہ وی اور ہم سے زیادتی ہو رہی ہے۔

اس کا تو وزیر صاحب نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ اے ڈی پی میں، جس طرح میں نے کہا ہے کہ آپ اس دن موجود نہیں تھے ہاؤس میں اور چیف منسٹر صاحب سے صحیح میری بات ہوئی ہے، وہ انشاء اللہ ڈویژنل لیول پر ایم پی

ایز کی اے ڈی پی کے لئے Arrange کر رہے ہیں۔ جی، عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میری ایک ریکویسٹ ہے کیونکہ اس پر کافی تفصیل سے سارے ممبران نے بات کی ہے۔ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ تین سال کے لئے یہ پی۔ایف۔ سی کی میٹنگ، مطلب یہ ہے کہ Resources کی Distribution وہ کر رہے ہیں تو کیا وزیر صاحب ہمیں Assurance دیں گے کہ Finalize کرنے سے پہلے وہ اس کو اسمبلی میں لے آئیں گے تاکہ اس پر ہم بحث کر سکیں اور پھر ان کو تجاویز دے سکیں؟

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! جناب سپیکر، ایک اور پوائنٹ۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

سید مظہر علی قاسم: بڑی مثبت تقریر کی جناب وزیر صاحب نے لیکن ایک پوائنٹ کا انہوں نے کہا کہ ڈسٹرکٹس کی جو Allocation ہو رہی ہے، وہاں سے آگے تحصیلوں کو وہ 30% دے رہے ہیں تو انکو شاید انفارمیشن نہیں ملی ہے کہ بہت سارے ڈسٹرکٹس سارے کے سارے پیسے خود خرچ کرتے ہیں اور تحصیلوں کو پیسے نہیں ملتے، آگے سے اس کی بھی kindly وضاحت کر دیں۔

ڈاکٹر سیمیں محمود خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سیمیں محمود خان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ ہمیں فنڈز نہیں دے رہی ہے تو فیڈرل گورنمنٹ نے تو سارے ڈسٹرکٹس کے لئے فنڈز دیئے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کسی بھی ڈسٹرکٹ کو وہ فنڈز نہیں مل رہے ہیں تو مرکزی حکومت تو آپ کو فنڈز دے رہی ہے لیکن وہ ڈسٹرکٹس کو نہیں پہنچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Concluding۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو عبدالاکبر خان نے نکتہ اٹھایا ہے وہ بہت اہم نکتہ ہے۔ ویسے بھی جو تجاویز آئی ہیں، میرے خیال میں منسٹر صاحب نے وہ Notes لئے ہیں، انشاء اللہ آئندہ میٹنگ میں لیکن پھر بھی بات یہ ہے کہ اگر وہ فیصلہ کریں تو۔۔۔۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس پر Informal میٹنگ تو ہو سکتی ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر لیکن جو Formal ہے، اس کے لئے ہمیں Recommendation کے بعد اس کو کمیٹنٹ میں پیش کرنا ہے۔ میں عبدالاکبر خان صاحب سے گزارش کروں گا یا کوئی اور ممبر اس سلسلے میں کوئی تجویز دینا چاہے تو وہ آپ کے چیئرمین آجائے، ہمیں تجاویز دے دیں لیکن اس کو اگر ہم دوبارہ بحث کے لئے، تو ایک نئی بحث شروع ہو جائیگی تو ہم بیٹھ کر اس پر جو بھی ان کی آراء ہیں ان کی روشنی میں کر لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دیکھیں یہ جو پراونشل فنانس کمیشن ہے، یہ تو ایک Legal authenticity کے تحت بنا ہے۔ میں تو، جو ایک Constitutional provision ہے نیشنل فنانس

کمیشن کی، جو Resource distribution آپ کرتے ہیں وہی Resources پھر اس اسمبلی سے آپ پاس کرائینگے کیونکہ آپ ڈیمانڈز آف گرانٹ کی شکل میں اس اسمبلی میں لائیں گے۔ آپ جناب سپیکر، دیکھیں کہ Article 160(5) جو ہے کہ “The recommendations of the National Finance Commission, together with an explanatory memorandum as to the action taken thereon, shall be laid before both Houses and the Provincial Assemblies” جب ان کا وہ ادھر لاتے ہیں تو یہ ہمیں کیوں نہیں دکھاتے کیونکہ ووٹ کے لئے پھر ہمارے پاس لانا پڑے گا۔ جب آپ ڈیمانڈز آف گرانٹ کی شکل میں Allocable Fund یا Allocable form جو اس کو دیا ہے، جب ڈیمانڈز آف گرانٹ کی شکل میں لائینگے تو آپ ہمیں پہلے کیوں نہیں بتاتے کہ ہم اتنا دے رہے ہیں؟ کیونکہ تین سال تک آپ یہ ایوارڈ کریں گے ناجی۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی Section 120-D کی Sub-section (2)(c) ہے کہ جس کے اندر فنانس کمیشن کے بارے میں ہے کہ “The Finance Commission shall forward the provincial recommendations prepared under the section to the cabinet. We shall provide its views with in two weeks, failing which the finance commission shall make its recommendations to the Governor” - لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کہیں بھی، یہاں پر معزز رکن بیٹھے ہوئے ہیں، کہیں سے بھی اگر یہ اس کارپوریشن لے کر آجائیں تو میں بالکل اسے دوبارہ اسمبلی میں پیش کرنے کو تیار ہوں لیکن میں ایک دفعہ پھر یہ کہتا ہوں کہ آپ کی جو Recommendation ہیں، وہ ہم نے نوٹ کر لی ہیں اور اس کے اندر ہم صرف وہی فیصلہ کریں گے جو فیصلہ Indispensable ہو، جو ضروری ہو۔ ہم خواہ مخواہ اس طرح کا Decision نہیں کریں گے جو آپ کی آراء کے خلاف ہو لیکن اس کے اندر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، منسٹر صاحب نیچے پڑھیں، اس سے تھوڑا نیچے پڑھیں۔ آپ کو بھی ختم کیا گیا ہے۔ نیچے پڑھیں، کیبنٹ کے بعد پڑھیں۔

وزیر بلدیات: نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ ادھر تو یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کیبنٹ Approve نہیں کریگی تو پھر گورنر Of its own کریں گے۔

وزیر بلدیات: نہیں، وہ اگر Within، اس کا Time limit ہے لیکن کیبنٹ کے سامنے پیش کریں گے۔
کیبنٹ کیوں نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس کا Stimulated period ہے اگر وہ نہ کرے تو پھر گورنر صاحب کے پاس اختیار ہے کہ وہ کیبنٹ کو بائی پاس کریں۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس سلسلے میں ذرا تھوڑی سی بات کرونگا۔ میں اسکو Defend نہیں کر رہا اور میں سمجھتا ہوں کہ بالکل یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں (تالیاں) ہمیں اس طرح کا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو جٹ ہے، یہ واقعاً سب کے مشورے سے ہونا چاہئے تھا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس، جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ یہ شیڈول 6th میں شامل ہے، اسکے اندر ترمیم کا اختیار ہمیں جو ہونا چاہئے تھا، Legislative body اور اسکو ہونا چاہئے تھا لیکن بد قسمتی سے نہیں ہے لیکن ہم نے تمام تقریباً اس کے اندر ترمیم کے لئے Recommendation تیار کر لی ہیں۔ ابھی نماز کا وقفہ بھی ہونا چاہتا ہے، میری نظر گھڑی پر بھی ہے لیکن اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ترمیم صدر پاکستان کو چاروں صوبے مل کر، ہم تمام چاروں صوبے مل کر ترمیم وہاں پیش کر رہے ہیں۔
جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر ہے سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: میں وزیر صاحب سے Agree کرتا ہوں کہ میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم کی بات نہیں کر رہا، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے یہ بتادیں کہ کیا ادھر یہ Ban ہے کہ آپ صوبائی اسمبلی میں نہیں لائینگے؟ کب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں یہ Ban لگا ہوا ہے یا قدغن ہے کہ آپ صوبائی اسمبلی میں نہیں لاسکتے؟ اگر ہے تو پھر ٹھیک ہے ہم With draw کرتے ہیں لیکن اگر نہیں ہے تو پھر تو یہ ہمارا Right ہے۔

وزیر بلدیات: ہم جناب، آپ کے چیئرمین میں بیٹھ کر Consider کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 30 مارچ 2004 کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)